قولہ تعالیٰ

الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء

الحمد للہ علیٰ نوالہ رسالہ عجالہ و درّہ نافعہ در نسب پاک باعث تخلیق الارضین والسمٰوٰت مخاطب لولاک لما خلقت الافلاک خاتم الرسالات والنبوات علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ السلام والصلوٰۃ من ہذا الیوم الیٰ یوم القیامۃ الف الف مرّات و الکرّات

المسمیٰ بہ

الشجرۃ طیبۃ

مؤلفہ

خیر الاتقیا عمدۃ الازکیا رسید العلماء ممتاز الفضلاء حضرت مولینا الحاج الحافظ القاری محمد عبد اللہ ایدہ اللہ تعالیٰ بالبرہان والادلہ الحنفی مذہباً و نقشبندی مسلکاً لازالت شموس اقبالہ بازغۃ قطین بھلی شریفیہ التی ھی قریۃ من قری الفنجاب و الملتان سلمہ الرحمٰن و المنان

بسعی و اہتمام

سید ابو رشید بشیر احمد شاہ غفرلہ الالہ کاظمی الحنفی مذہباً و نقشبندی مسلکاً

صدر مدرس مدرسہ سراج العلوم لودھراں (ضلع ملتان)

(صدیقیہ پریس ملتان سے چھپکر مکتبہ بشیر الکتب لودھراں سے شائع ہوا) قیمت ۱۰/

اطلاعِ عام

اس زمانے میں جبکہ قحط الرجال ہے کہ وہ انسان بہت قلیل دستیاب ہوتے ہیں جو کہ صحیح تربیت روحی کر سکیں اوّلاً ایسا باخدا انسان کم ملتا ہے اگر ملے بھی سہی تو عوام کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ ان باخدا لوگوں کے ساتھ صحبت میں بیٹھ کر فیوض حاصل کریں۔ اس لئے آج کل اس کا سہل علاج یہ ہے کہ اہل اللہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا جاوے۔

بریں وجہ مژدہ عام ہے:۔ مندرجہ کتب حضرت سیدی و مرشدی و مولائی جناب محمد عبداللہ صاحب مدظلہ العالی کی تصنیف شدہ علم تصوف میں بیش بہا خزانہ ہیں۔ اہلِ ذوق جلد از جلد مندرجہ ذیل کتب تصوف مندرجہ پتہ سے خرید فرمائیں۔

(۱) خیر الاذکار:۔ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دلکش پیرایہ میں حالات ہیں دیکھنے کے قابل ہے۔

(۲) عمدۃ الاذکار فی علاج قلوب الابرار:۔ علم تصوف میں جامع کتاب ہے۔ قابلِ قبول ہے۔

(۳) الوفاء بعهد الاولیاء:۔ وہ عہود جو کہ پیر طریقت اپنے مریدوں سے لیتے ہیں تمام درج ہیں۔

(۴) الکلمات الراجحہ فی سورۃ الفاتحہ:۔ سورۃ فاتحہ کی لاجواب تفسیر ہے فارسی میں ہے۔ امید کہ اردو ترجمہ ہو جاویگا۔

(۵) اشاعۃ التوحید:۔ لڑکوں کے نصاب تعلیم میں رکھنے کی چیز ہے۔

(۶) طبِ روحانی:۔ صفاتِ حمیدہ و رذیلہ پر مفصل بحث ہے۔

احقر العباد سید ابو رشید بشیر احمد شاہ صدر مدرس
مدرسہ سراج العلوم لودھراں
مکتبہ بشیر الکتب لودھراں

ملنے کا پتہ:۔ محترم و مکرم حضرت مولینا عبدالحی مدرس مدرسہ اسلام آباد۔ شجاع آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہٗ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یھدہ اللہ تعالی فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمد عبدہٗ ورسولہ شھادۃ تکون للنجاۃ وسیلۃ ولرفع الدرجات کفیلۃ۔

امابعد: — جاننا چاہئے کہ علم دو قسم پر ہے علم وراست وعلم وراثت۔ علم وراست وہ ہے کہ جب تک پڑھا یا سنا نہ جاوے نہ اس کا علم آسکے اور نہ اس پر عمل ہو سکے اور علم وراثت وہ ہے کہ جب تک علم وراست پر عمل نہ ہو جائے نہ اس کا علم آسکے اور نہ اس کو پا سکے چنانچہ آیت پاک سے یہ مفہوم ہو سکتا ہے۔ ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتاب وبما کنتم تدرسون: والربانی العالم الذی یعمل بعلمہ ۱۲ (خازن) اس آیت سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ فائدہ تعلیم وتدریس کا یہ ہے کہ علم پر عامل ہو جاوے اور عمل بعد علم کے ہوا کرتا ہے۔ قولہ تعالی لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ الایۃ۔ ترجمہ: — بے شک اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہیں میں کا پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور سنوارتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات ۱۲ موضح القرآن یتلو علیھم آیاتہ سے علم وراست مراد ہے جو کہ تلاوت سے حاصل ہو جاتا ہے اور ویزکیھم سے یہ مراد ہے کہ تزکیہ کے بعد ان کو تعلیم حقائق وحِکَم قرآن کی جو کہ علم وراثت ہے دیتا ہے ۱۲ مصباح الہدایت اس سے معلوم ہوا کہ علم دراست مقدم ہے عمل کا اور عمل نتیجہ ہے اس کا علم سوائے عمل کے سقیم ہے دونوں کا جفت ہونا ثمر لاتا ہے علم وراثت کا۔ فتور عمل میں قصور ایمان سے پیدا ہوتا ہے اور قوت عمل ومقبولیت کا مدار ورع اور تقوی اور اخلاص پر ہے جیسا کہ آیت میں اس طرف اشارہ ہے واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ اول تقوی کو فرمایا بعدہ یعلمکم کو اس پر مرتب فرمایا اور حدیث شریف میں ہے ملاک الدین الورع

رواہ البیہقی کذا فی المشکوٰۃ اور آیت پاک میں ہے الا للہ الدین الخالص اسی علم کے وارث ورثۃ الانبیاء ہیں ۔ فی الحدیث ان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما انما ورثوا العلم فمن اخذ اخذ بحظ وافر رواہ فی الترھیب ترمذی وغیرہ اسی علم کا اثر خشیۃ ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماءُ جس پر رضا مرتب ہوتی ہے رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ذالک لمن خشی ربہ ایسے عالم کی موت کی مصیبت کا جبر نقصان نہیں ہو سکتا موت العالم مصیبۃ لاتجبرُ وثلمۃ لا یسدُّ وھو نجم طمس موت قبیلۃ ایسر من موت عالم رواہ فی الترغیب والترھیب ۔ اسی ترغیب وترہیب میں ہے ۔لیس المواد بہ علم اکثر اھل الزمان المجرد عن العمل والاخلاص ورد وراثت موقوف تصحیح نسب پر اور نسب دو قسم پر منقسم ہوتی ہے ۔ نسب صوری جو کہ میراث ظاہری کا سبب ہے اور نسب معنوی جو کہ میراث معنوی کا سبب ہے ۔ اور ہر ایک ابوّت وبنوت قدیم سے چلی آتی ہے جیسا کہ ابناء صوری آباء صوری سے ورثۃ ظاہری مال، اسباب، درہم، دینار لیتے چلے آئے ہیں اسی طرح ابناء معنوی آباء معنوی سے فیوضات وانوار وعلوم لیتے چلے آئے ہیں ۔ ھو الذی جعلکم خلائف فی الارض وقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما الحدیث انبیاء آبائے معنوی ہیں اور علمائے ربانی اور صدیق شہید صالحین اولاد اور اخلاف ان کے عالم معنی میں تمام ذی کمال نوع انسان کی جد اعلیٰ و مورث اول حبیب اللہ افضل البشر خاتم الرسل خیر الخلق علیہ وعلیٰ آلہ واتباعہ الصلوٰۃ والسلام دائما ابدا ہیں جیسا کہ عالم صورت میں تمام نوع انسان کے والد بزرگوار حضرت آدم علیہ السلام ہیں عن ابی ھریرۃ رض قال قالوا یارسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال و آدم بین الروح والجسد روالترمذی وقولہ تعالیٰ واذ قال ربک للملائکۃ انی الخ ۔ نسب معنوی کے اعتبار سے جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک وغیرہم من المؤمنین حضور اکرم کے ابناء واخلاف صالحین میں سے ہیں کل تقی ونقی فھو آلی جیسا کہ نسب ظاہری کے اعتبار سے جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور کے آباء و اخوۃ سے ہیں نسب معنوی سے ورثۃ معنوی کی تحصیل کرنے کے لئے کتب احادیث و تفاسیر وغیر ذلک غیر متناہی متداول ہیں جن کی تعلیم و تدریس تمام ملک میں

شبا روز جاری ہے اور نسب نامہ صوری حضور روحی وجسمی فداہ میں اگرچہ کثیر کتب موجود ہیں اور بعض ان میں مشہور و معروف بھی ہیں لیکن قدرے طویل ہیں اور مختصر ہمارے ملک میں نہیں پائی جاتیں اسی لئے ایک مختصر رسالہ تشریح نسب صوری میں اسلافِ کرام جناب سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بعض اخلاف صلحا میں کتاب سیرت رحمۃ للعالمین مصنفہ محمد سلیمان منصور پوری جج ریاست پٹیالہ اور سیرت النبی علامہ شبلیؒ اور صواعق محرقہ سے نقل کر کے پیش خدمت کیا جاتا ہے۔ امید کہ ذکر صالحین سے ناظر و مؤلف پر رحمت نازل ہووے وما توفیقی الا باللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ الحمد للہ کہ جب یہ عجالہ اتمام کو پہنچا تو پہلی بار مولینا محمد نواز صاحب میریں ہٹہ والے نے چھپوایا تھا۔ اب کے بار سید السادات صدر مدرس مدرسہ سراج العلوم لودہراں ضلع ملتان سید بشیر احمد شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ و دام فیوضہ چھپوا رہے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیرا۔ آخر ممدوح موصوف نے اس میں سعی بلیغ فرمائی۔ خداوند عز اسمہ ممدین کے وجود پاک اور ان کے اسلاف اخلاف میں صد بار رحمت و برکات بے انتہا نازل فرماتا رہے۔ آخر دعوانا ان الحمد رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم ؛ بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم۔ تو نیز ار بدی بینم اندر سخن ؛ بخلق جہاں آفریں کار کن۔ خدا تعالیٰ رحمت فرماوے اس پر جو غلطی کو دیکھ کر اصلاح فرماوے یا اطلاع بخشے۔ والسلام۔

ذی الحج ۱۳۵۵ھ عبداللہ عفی عنہ ساکن بہلی واسلام آباد
تحصیل شجاع آباد۔ ضلع ملتان

	اسمار گرامی	سال عمر	
١	حضرت آدم علیہ السلام	٩٣٠	نوع بشر کے والد بزرگوار ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر خلافت کے لئے پیدا کیا ہے جب ان کے گھر میں شیث علیہ السلام پیدا ہوئے ان کی عمر ١٣٠ سال کی تھی ١٢ سیرت رحمۃ للعالمین
٢	حضرت شیث علیہ السلام	٩١٢	
٣	آنوش	٩٠٥	
٤	قینان	٩١٠	
٥	مہلل ایل	٨٩٥	
٦	بارد	٩٦٢	
٧	خنوخ یعنی حضرت ادریس علیہ السلام	٣٦٥	
٨	متوشالح	٩٦٩	
٩	لامک	٧٧٧	
	حضرت نوح علیہ السلام	٩٥٠	جب طوفان آیا ان کی عمر (٦٠٠) سو سال کی تھی اس سال کے دوسرے مہینہ کی (١٧) تاریخ طوفان شروع ہوا (١٥٠) دن کے بعد پانی زمین سے کم ہونا شروع ہوا اور (٦٠١) سنہ عمر نوحی سے دوسرے مہینہ کی ٢٧ تاریخ کو حضرت نوح علیہ السلام نے زمین پر قدم رکھا اور بعد طوفان (٣٥٠) سال زندہ رہے طول کشتی ٣٠٠ ہاتھ اور عرض ٥٠ ہاتھ اور بلندی ٣٠ ہاتھ تھی اور اس کے تین طبقے تھے اور ان کے تین فرزندوں کی نسل تمام دنیا میں ہے وجعلنا ذریتہ ہم الباقین۔ سام۔ حام۔ یافت اور چوتھے بیٹے یام کی نسل نہیں چلی بلکہ عمل غیر صالح کی وجہ سے طوفان میں غرق ہوا ١٢

	اسمائے گرامی	سال عمر	سامؑ کی اولاد
۱۱	سام	۶۰۲	عیلام اسور ارفد لود آرام
۱۲	ارفکشاد	۴۳۸	سلح — عوص حول جتر مس
۱۳	عابر	۴۶۰	عیبر فلج یقطان
۱۴	فالج	۲۳۹	المودار سلف ادرخ ہدورام اوزال دقلہ عوبل ابی مایل سبا اوفر حویلہ یوباب
۱۵	رعو	۲۳۹	**حام کی اولاد** کوش مصر فوط کنعان لودی عنامی لہابی نفتوخی فترودی کسلوخی کفتوری سبا حویلی سبتہ رعمو سبتیکہ نمرود
۱۶	سروج	۲۳۲	صدا یبوسی حت اموری جرجاسی حوی عرقی سینی اروادی صماری حماتی
۱۷	ناحور	۱۵۹	**یافث کی اولاد** جمر یاجوج مادی یونان توبل مسک تیراس اسکناز ریفت تجرمہ الیہ ترسیس رکتی دودانی
۱۸	تارہ / آوازر	۲۰۵	

عہ سامی زبان کا وجود ایشیا اور افریقہ میں پایا جاتا ہے عربی زبان اور عبرانی سامی السنہ میں زیادہ شائستہ اور خزائن علمی سے مالامال ہیں ان کو معلم نختتین کہتے ہیں مورخ یورپین اس کو (ساموئیگ) نام رکھدیا ہے۔

نمبر	اسمائے گرامی	سال عمر	
۱۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۷۵	کنیت ابو محمد اور ابو الانبیاء ہے اور لقب عمود عالم اور آدم ثالث ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (۱۷۵) سال کے تھے جب خدا تعالےٰ کے حکم سے اپنی زاد بوم اور باپ کے وطن سے نکل کر کنعان بن حام کے علاقہ میں اپنی زوجہ سری المعروف سارہ اور لوط علیہ السلام برادر زادہ کے ساتھ پہنچے پھر مصر گئے فرعونؔ نے سیدہ سری کو حسین سمجھ کر اپنے لئے لے لیا اور خدا تعالےٰ کا قہر اس پر ظاہر ہوا۔ سیدہ سری کو واپس کر دیا اور اس کی کرامت کو دیکھ کر سیدہ ہاجرہ کو ساتھ دیا۔ اول اس کا نام آجرہ تھا یعنی اس مصیبت کا اجر ہے جب انہوں نے مکہ میں ہجرت کی کہ ان کی اولاد بیت اللہ الحرام کی آبادی کرے اور توحید کی منادی کرے تب ان کا نام ہاجرہ ہوا یہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا شاہ مصر کی دختر تھی کہ بادشاہ نے حضرت کی عظمت دیکھکر اپنی دختر کو بطور خدمت کے ساتھ دیا اور خود سیدہ سری نے سیدہ ہاجرہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجیت میں دے دیا۔ جب ابراہیم علیہ السلام کی عمر (۸۶) سال تھی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو فرزند نرینہ یعنی (اسمٰعیل علیہ السلام) عطا فرمایا جب حضرت ہاجرہ حاملہ ہوئیں حضرت سارا کی محبت ان سے جاتی رہی اور پھر حقیر سمجھنے لگیں تب وحی ربانی سے سیدہ ہاجرہ کو بیابان مکہ میں چھوڑ آئے جب پانی ختم ہوا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام قریب الموت ہوئے تب خدائے تعالےٰ کا فرشتہ ظاہر ہوا اس کے نسل کی کثرت اور عظمت کی بشارت دی اور پھر ان کے لئے کنواں زمزم بھی ظاہر ہوا۔ یہ سیدہ شاہ مصر کی دختر اور محدثہ ملائک اور زوجہ ابراہیم علیہ السلام اور والدہ اسماعیل علیہ السلام اور ربانیہ

۱/ عموماً مصر کے بادشاہ کا لقب فرعون ہوتا تھا جیسے روم کے بادشاہ کا لقب قیصر اور ایران کے بادشاہ کا لقب کسریٰ تھا۔

نمبر	اسمائے گرامی	سال عمر	
			بکہ شریف اور جدۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور جب ابراہیم علیہ السلام کی عمر (۹۹) سال کی ہوئی تب حکم ہوا کہ وہ ہر ایک بچہ کا جب وہ آٹھ دن کا ہو ختنہ کرے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اس وقت تیرہ سال کے تھے اور ختنہ ہوا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جرار میں رہائش کی ملک آبی نے حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر قبضہ کیا پھر آگاہ ہو کر واپس کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عزت کی پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام (۱۰۰) سال کے ہوئے تو حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے حضرت اسحاق پیدا ہوئے ان کی شادی ربقہ بنت مینوایل بن نحور برادر حقیقی حضرت ابراہیم سے ہوئی یہ دونوں بھائی (اسماعیل اسحاق علیہ السلام) اکثر ایک ہی جگہ رہ کر شریک رنج وراحت میں رہا کرتے تھے چنانچہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو ان کے دونوں بھائیوں ہی نے دفن کیا۔ اگرچہ اسحق علیہ السلام کی سکونت شام میں تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سکونت عرب میں تھی ۱۲ سیرت النبی علامہ شبلی جلد اول صفحہ ۹۴ و سیرت رحمۃ للعالمین جلد اول ۔
۲۰	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۱۳۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام کے پہلوٹے بیٹے ہیں۔ جو سمیع اللہ کے ہم معنی ہیں ۱۳ سال کے تھے ان کی ختنہ ہوئی اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آپ کا ختنہ بھی کیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کعبہ مکرمہ کی تعمیر کی تب ان کی شادی قبیلہ بنو جرہم کے سردار مضاض کی بیٹی سے ہوئی اسمٰعیل علیہ السلام کی مادری زبان قبطی ہے

نمبر	اسمائے گرامی	سال عمر	

اور پدری زبان عبرانی ہے ان کی سسرال خالص عربی زبان کے مالک ہیں ان ہی سے عربی زبان میں کمال پیدا کر لیا تھا ان کی اولاد بارہ فرزند ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
نبیت	قیدار	ادبئیل	بسام	سمعا	دومہ	مشا	حدر	تیمہ	اطور	نفیس	قدمہ

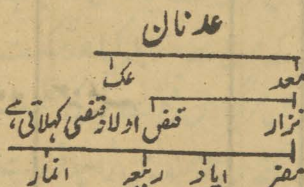
یہ سب اپنی بستیوں کے رئیس ہوئے اور ان کی بستیوں کے نام ان کے اسماء پر ہیں سب کچھ سیرت رحمۃ للعالمین میں مذکور ہے ان کے دوم فرزند قیدار سے نور نبوت ظاہر ہوا۔ جیسے حضرت اسحاق کے فرزند دوم حضرت یعقوبؑ سے یہ سلسلہ ظاہر ہوا ۱۲ ارحمۃ اور ذبیح اسمٰعیل علیہ السلام تھے نہ کہ حضرت اسحٰقؑ۔ کیونکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلوٹے بچے تھے۔ اور شریعت سابقہ میں پہلوٹے بچے یا جانور کی قربانی کا حکم تھا اور پہلوٹہ بچہ ہی افضل سمجھا جاتا تھا اور جو اولاد نظر کر دی جاتی تھی اس کو باپ کا ترکہ نہیں ملتا تھا۔ کذا فی التوراۃ (توراتیہ اصحاح ۱۰۔ آیت ۸، ۹) اور اس لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ترکہ نہیں ملا۔ سب کا سب حضرت اسحٰق علیہ السلام کو دیا گیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہؑ کو صرف پانی کی ایک مشک دے کر رخصت کیا وغیر ذلک من الدلائل المذکورۃ فی سیرت النبی علامہ شبلی رح

تنبیہ:- اکثر نسب ناموں میں عدنان سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تک صرف آٹھ نو پشتیں بیان کی ہیں لیکن یہ صحیح نہیں عدنان سے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تک اگر صرف نو دس پشتیں ہوں تو یہ زمانہ تین سو برس سے زیادہ نہ ہوگا اور یہ امر بالکل تاریخی شہادتوں کیخلاف ہے

نمبر	اسمائے گرامی	سال عمر	
			علامہ سہیلی روض الانف میں لکھتے ہیں ویستحیل فی العادۃ اینکون بینھما اربعۃ او سبعۃ کما ذکر ابن اسحاق او عشرۃ او عشرون فان المدۃ اطول من ذلک کلہ۔ (ترجمہ) اور یہ عادۃً محال ہے کہ دونوں میں ۴ یا ۷ پشتوں کا فاصلہ ہو جیسا کہ ابن اسحق نے ذکر کیا یا ۱۰، ۲۰ پشتیں ہوں کیونکہ زمانہ اس سے بہت زیادہ ہے علامہ موصوف نے بہت سے تاریخی حوالوں اور شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ عدنان سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک ۴۰ پشتوں کا فاصلہ ہے اس غلطی نے بعض عیسائیوں کو اس بات کا موقعہ دیا ہے کہ سرے سے اس بات کے منکر ہو گئے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم خاندان ابراہیم علیہ السلام سے ہیں۔ لیکن ایک طرف سر ولیم میور صاحب کا تنہا شبہ ہے دوسری طرف بیسیوں یورپین اور یہودی مورخین ہیں جو نہ صرف خاندان قریش کو بلکہ تمام شمالی عرب وحجاز کو ابراہیمی النسل تسلیم کرتے ہیں (دیکھو فارسٹر صاحب کا جغرافیہ تاریخی عرب) علامہ طبری نے تاریخ طبری مطبوعہ یورپ صفحہ ۱۱۱۵ میں یہی تحقیق فرمائی ہے اور سیرت رحمۃ للعالمین میں بھی یہی ہے - ۱۲
۲۱	قیدار یا قیدز		
۲۲	عوّام		
۲۳	عوص		لقب ثمر الارصفی
۲۴	مرّی		لقب مرھ
۲۵	سمی یا شمی		لقب المحتشر
۲۶	زراج		لقب قیمر
۲۷	ناحث		

نمبر	اسمائے گرامی	سال عمر	
۲۸	مقصر یا مقصی		لقب حصن اور نزال
۲۹	ایہام یا ابہام		لقب ذوس القعق یا اجمل الخلق
۳۰	اقسناد		لقب ایایمہ
۳۱	عیصر		لقب بیندوال ذوالاندیہ اسی کے عہد میں نبیت اور حادان فرزندان قادر میں باہم جنگ ہوئی ۱۲
۳۲	دیلشان		لقب الزائد
۳۳	عیصی		لقب عاقر
۳۴	ارعوی		لقب وعدع
۳۵	یلحن		لقب عمود
۳۶	یحزن یا لحزن		لقب قسور
۳۷	یثربی		لقب طمع اور زم
۳۸	سلبر		لقب شمین اور مطعم فی المحل اس کے محل میں ہر شخص کے لئے کھانا تیار رہتا تھا ۱۲
۳۹	حمدان		لقب اسمٰعیل ذوالاعوج، اعوج اس کے گھوڑے کا نام تھا اب اعوجیہ نسل اسپان اس کی طرف منسوب ہے ۱۲
۴۰	الدعا		لقب یزان الطعان، پہلا شخص ہے جس نے جنگ میں نیزہ کا استعمال کیا ہے ۱۲
۴۱	عبید		لقب اسمٰعیل ذوالمطابخ، یہ تسمیہ اس لئے ہے کہ مسافرین کے لئے سارے ملک میں ضیافت خانے مقرر تھے ۱۲
۴۲	عبقر		لقب ابراہیم جامع الشمل، اس لئے کہ اس کے عہد میں امن کامل اور راستے بے خطر جاری تھے۔
۴۳	عیفی		لقب عانی اور عبقر ابوالجن، جنت عبقر اسی کی جانب منسوب ہے ۱۲
۴۴	اخی		لقب الظریب او خاتم النار

نمبر	اسمائے گرامی	سال عمر	
۴۵	ناحش		لقب الشحدود
۴۶	جاحم		لقب علة
۴۷	طابخ		لقب عیقان
۴۸	بدلاف یا تدلاف		لقب رائمہ
۴۹	بلداس		لقب متحل بھی اس کو کہتے ہیں
۵۰	حزا		لقب معلم ذو العین
۵۱	ناشد		
۵۲	عوام		لقب قموال بوزیح الناحب، جب سلیمان کے زمانہ میں تھا ۱۲
۵۳	ابی		لقب سعد رجب، رسم رجبیہ اس نے نکالی ہے ۱۲
۵۴	قموال		لقب یوزادر عشر العقار
۵۵	یوز		لقب تعلیہ
۵۶	عوص		لقب منجر اور نلبیت
۵۷	سلامان		لقب ہمیدع اور شاحب
۵۸	ہمیسع		
۵۹	اُود		
۶۰	عدنان		
۶۱	معد		
۶۲	نزار[1]		
۶۳	مضر		کنیت ابوایاد ہے مضر الحمرا کے نام سے مشہور ہیں



[1] نزار نے وفات سے پہلے مضر کو اونٹ سرخ وخیمہ اور ربیعہ کو اسپ مع سلاح اور ایاد کو بھیڑ بکری اور انمار کو حمار تقسیم کر دیئے تھے مضر اور ربیعہ کی اولاد وسط عرب میں ہے انمار کی اولاد نجد اور اطراف حجاز میں اور ایاد کی اولاد ثغور دکے اطراف میں پائی جاتی ہے اور اونٹوں کیلئے حدائی مضر کی ایجاد ہے چونکہ اس کے باپ نے سرخ اونٹ وخیمہ دیئے تھے اس لئے اس کو تاریخ میں مضر الحمرا کہتے ہیں مضر دین حنیف پر تھا اور ایاد کی والدہ سودہ بنت عک ہے اور ربیعہ اور انمار کی والدہ شداللہ بنت و علان جرہمی ہے ۱۲ سیرت رحمۃ للعالمین ف بخت نصر پہلے حملہ عرب میں حضرت ارمیاہ حضرت برخیاہ کے اشارہ سے قبیلہ عدنان کو چھوڑ کر باقی پر حملہ کیا اور انکو وادی فرات میں لیجا کر آباد کیا انہوں نے سلطنت انبار کی قائم کی جب انہوں نے عرب پر دوسرا حملہ کیا تو بنو عدنان یمن چلے گئے حضرت معد کو حضرت یرمیاہ اپنے ساتھ شام کو لے گئے جب سلطنت بخت نصر کی چلی گئی واپس ہو کر بنو جرہم کے خاندان سے حضرت معد کی شادی ہوئی فاضل عیسائیوں کی تحقیق میں حضرت یرمیاہ کا زمانہ (۵۸۸) سال قبل مسیح ہے اس حساب سے حضرت نبی صلعم اور عدنان کے درمیان (۱۱۵۸) سال ہیں حضور اکرمؐ سے عدنان تک (۲۱) پشتیں ہیں پس ہر ایک پشت کی اوسط (۵۵) سال نکلی

نمبر	اسمائے گرامی حضرات	سال عمر	
۶۴	الیاس		کنیت ابو عمرو اور لقب کبیر قوم تھا الیاس مدرکہ ـ طابخہ ـ قیس طابخہ ـ اد ـ مراد ـ تمیم یہ ابو تمیم کہلاتے ہیں قیس ـ سعد ـ حصفہ حصفہ ـ عکرمہ ـ منصور اولاد بنو ذبیان کہلاتی ہے سعد ـ عطفان عطفان ـ انجع ـ وائس وائس ـ بعیص ـ ذبیان ـ فزاز بنو فزازہ اسکے ہیں
			ہوازان ـ بنو ہوازان کہلائے سلیم ـ بنو سلیم کہلائے ثقیف بنو ثقیف کہلائے ـ بکر بکر ـ سعد اس سے بنو سعد ہیں نبی صلعم کی دایہ حلیمہ وسعدیہ کا نسب ہے.
۶۵	مدرکہ		نام عمر تھا کنیت ابو ہذیل خطاب اصل نام پر غالب آیا مدرکہ خزیمہ ـ ہذیل اولاد بنو ہذیل کہلائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رض صاحب النعلین والوسادہ ہذلی تھے انکا نسب بھی ۱۵ واسطے ہذیل تک پہنچ جاتا ہے ۱۲
۶۶	خزیمہ		خزیمہ کنانہ ـ ہون ـ اسد ہون ـ قارہ قارہ ـ دیش ـ عضلی اولاد دیشی اور عضلی کہلائی اسد ـ حلمہ ـ کاہل ـ عمرو ـ دودان اولاد حلمہ حلمی کہلاتی ۱۲ اولاد کاہل کاہلی کہلاتی ۱۲ اولاد عمرو عمری کہلاتی ۱۲ اولاد دودان دودانی کہلاتی ام المؤمنین زینب رض دودانی تھی.

نمبر	اسمائے گرامی حضرات	سال عمر	
۶۷	کنانہ		کنیت ابوالنضر ہے کنانہ نضر ۔ مالک ۔ عبدمناۃ ۔ عمر ۔ احابیش ۔ عامر اولاد بنو نضر - اولاد بنو کنانہ کہلائی کہلائی ۔ اولاد عمر لاین کہلائی ۔ اولاد الاحابیش کہلائی ۔ اولاد عامر کہلائی حزیمہ یا مصطلق اولاد بنو مصطلق کہلائی
۶۸	نضر		نام قیس تھا حسن خوبی کیوجہ سے نضر کہتے ہیں کنیت ابویخلد ہے ۱۲ نضر مالک
۶۹	مالک		کنیت ابوالحارث ہے مالک فہر یا قریش ۔ حرث اولاد مطیبین کہلائی
۷۰	فہر الملقب بہ قریش		فہر غالب ۔ محارب اولاد بنو محارب کہلائی ۱۲

فہر کے وقت حسان حاکم یمن نے ایک فوج لیکر مکہ معظمہ پر حملہ اس غرض سے کیا کہ اس کا اسباب یمن میں لے جاوے اور وہاں کعبہ تعمیر کرے فہر نے معہ برادران کے فوج سے مقابلہ کیا اور شکست دی اور حسان کو تین سال قید رکھ کر آزاد کیا یمن کو جا رہا تھا راستہ میں مرگیا اس فتح سے فہر کی عظمت بڑھ گئی اس فہر کا لقب قریش ہے قریش لغت میں ویل مچھلی کو کہتے ہیں جو سمندر میں بڑا جانور ہے فہر اور اولاد فہر کو اس لئے قریش کہتے ہیں کہ وہ بھی عرب میں جملہ قبائل سے طاقتور اور عظیم الشان تھا ۱۲ رحمۃ للعالمین بعض محققین کے نزدیک قریش کا لقب سب سے پہلے نضر کو ملا حافظ عراقی سیرت منظوم میں لکھتے ہیں ؎ اما قریش فالاصح فہر ٭ جماعہا والاکثرون النضر ۱۲ سیرت شبلی ملخصاً ۔ امام سہیلی کی تحقیق ہے کہ یہ قبیلہ کا نام ہے جسطرح قبائل عرب جانوروں کے نام پر نام رکھتے تھے مثلاً اسد نمر وغیرہ مورخین یورپ کا خیال ہے کہ قبائل جانوروں کی پرستش کرتے تھے اور انہی جانوروں کے نام سے مشہور ہوجاتے تھے۔ لیکن عربی تاریخوں میں اس کا پتہ نہیں چلتا۔ ۱۲ حاشیہ سیرت شبلی

نمبر	اسمائے گرامی	سال عمر	
۷۱	غالب		**غالب** لوی — تیم اسکی اولاد تیم یا بنو الادرم کہلائی
۷۲	لوی		**لوی** کعب — عوف — عامر — حرث اولاد بنو حرث کہلائی اولاد بنو عوف ۱۲ — اولاد بنو عامر
۷۳	کعب[۱]		**کعب** مرہ — ہصیص — سہم — جمح — عدی اولاد بنو ہصیص — اولاد بنو سہم — اولاد بنو جمح — اولاد بنو عدی کہلائی جراح — رواح امین الامت ابو عبیدہ کا نسب ان سے ہے — حضرت عمر فاروق کا نسب ان سے ہے
۷۴	مرہ[۲]		کنیت ابو یقظہ **مرہ** کلاب (اولاد بنو کلاب ۱۲) — تیم (اولاد بنو تیم ۱۲) — مخزوم (اولاد مخزوم حضرت خالد بن ولید سیف اللہ اسی شاخ سے ہیں۔
۷۵	کلاب[۳]		**کلاب** قصی — زہرہ عبد مناف — حارث اہیب — وہب — عبد ابو وقاص — سیدہ آمنہ مادر مبارک حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — عبد الرحمن رضہ سعد رضہ از عشرہ مبشرہ — از عشرہ مبشرہ

۱ کعب کو علو شان و بلندی جاہ کی وجہ سے کعب نام رکھا گیا عرب میں انکی پیدائش سے سنہ کا شمار ہوتا ہے یہ سنہ واقعہ فیل تک تقریباً چار صدیوں تک جاری رہا۔ ان کا لقب ابو ہصیص ہے ۱۲ رحمۃ للعالمین۔ ۲ چھٹی پشت میں حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دادا ہیں ۳ نام حکیم اور کنیت ابو زہرہ تھی شکاری کتے پالتے تھے اسی لئے کلاب لقب ہوا۔

٧٦	قصی ٤		قصی — بیٹیاں ٦

قصی — بیٹیاں ٦

عبد مناف — عبدالدار ٥ — عبدالعزی — تخمر و برہ

عبدالعزی
اسد
خویلد

عوام — سیدہ خدیجہ طاہرہ ٧ — نوفل

نوفل
ورقہ مومن نبوت محمد علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ والسلام ولما

٤ قصی بن کلاب نے نہایت عزت و اقتدار حاصل کیا ہے اس زمانہ میں حرم کے متولی حلیل خزاعی تھے قصی نے حلیل کی صاحبزادی سے جن کا نام حبی تھا شادی کی تھی۔ اس تعلق سے حلیل نے مرتے وقت وصیت کی کہ حرم کی خدمت قصی کے سپرد کی جاوے اس طرح یہ منصب بھی ان کو حاصل ہو گیا قصی نے ایک دارالمشورہ قائم کیا جس کا نام دارالندوہ رکھا۔ ح

٥ عثمان بن طلحہ کا نسب اس سے ملتا ہے اسی خاندان میں کلید کعبہ چلی آتی ہے عثمان کے فرزند کا نام شیبہ تھا۔ اس لئے یہ بنو شیبہ کہلاتے ہیں۔ ٦ سیرت شبلی نعمانی میں ایک بیٹا اور عبد بن قصی بھی لکھا ہے ١٢

			ح قریش جب کوئی جلسہ یا جنگ کی تیاری کرتے تو اسی عمارت میں کرتے قافلے باہر جاتے تو یہیں سے تیار ہو کر جاتے نکاح اور دیگر تقریبات کے مراسم یہیں ادا کرتے۔ قصی نے بڑے بڑے نمایاں کام کئے جو ایک مدت تک یادگار رہے مثلاً سقایہ اور رفادہ جو خدام حرم کا سب سے بڑا منصب تھا۔ انہی نے قائم کیا تمام قریش کو جمع کر کے تقریر کی سینکڑوں ہزاروں کوس سے لوگ حرم کی زیارت کو آتے ہیں ان کی میزبانی قریش کا فرض ہے چنانچہ قریش نے ایک سالانہ رقم مقرر کی جس سے منا اور مکہ معظمہ میں حجاج کو کھانا تقسیم کیا جاتا۔ اس کے ساتھ چرمی حوض بنوائے جن میں ایام حج پانی بھر دیا جاتا کہ حجاج کے کام

نمبر شمار	اسمائے گرامی	سال عمر	

آئے مشعر حرام بھی انہی کی ایجاد ہے جس پر ایام حج میں چراغ جلاتے تھے چنانچہ عقد الفریدمیں تصریح کی گئی ہے قصی نے اس قدر شہرت اور اعتبار حاصل کیا کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قریش کا لقب اول انہی کو ملا چنانچہ علامہ ابن عبد البر نے عقد الفریدمیں بھی لکھا ہے اور یہ بھی تصریح کی ہے کہ قصی نے چونکہ خاندان کو جمع کر کے کعبہ کے آس پاس بسایا اس لئے اس کو قریش کہتے ہیں کیونکہ تقریش کے معنی جمع کرنے کے ہیں اسی بنا پر ان کو مجمع بھی کہتے ہیں چنانچہ شاعر کہتا ہے۔ قصی ابوکم من لیسمی مجمعاً یہ جمع اللہ القبائل من فہر ۱۲سیرت النبی شبلی نعمانی اور غیر مسلم مورخین قصی کی کامیابی کو بہت بڑھاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اسی نے حکومت کو جمہوریت کے اصول پر قائم کیا۔ ان کا مطلب درپردہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعلیمات کو ان کے اصول کی شرح بنا دیں لیکن یہ قصی ہنوز جمہوریت اور ایثار سے بہت دور تھا کیونکہ ایک فرزند عبد الدار کو بڑھاتے ہوئے دوسرے فرزندوں کو اس کی غلامی کے لئے چھوڑا۔ اسی وجہ سے اس کی اولاد میں وہ مشہور مخالفتیں ہوئیں جو تاریخ میں مذکور ہیں ۱۲سیرت رحمۃ للعالمین

۷۷ عبدمناف

	نام اہلیہ	پسران عبدالمناف	معصومات
۱	عاتکہ الکبریٰ بنت مرۃ بن ہلال	مطلب ہاشم عبدالشمس	تماضر برۃ حنہ ہالہ قلاۃ
۲	واقدہ بنت عمرو بن عبد	نوفل ابوعمرو ابوعبید	
۳	ثقیفہ		ریطہ

اصل نام مغیرہ اور لقب اول حسن وجمال کے سبب قمر البطحاءٔ تھا ماں نے پہلے پہل مناۃ بت پر بھیجا (جسے مناف بھی کہتے ہیں) اسی لئے عرف عام میں عبدمناف مشہور ہوا خدا پرستی

نمبر شمار	اسمائے گرامی	سال عمر	
۷۸	ہاشم		کی نصیحت فرمایا کرتے تھے عبدمناف کا پہلوٹی بیٹا مطلب[1] تھا اس کی اولاد مطلبی کہلائی حارث بن مطلب کے تین بیٹے صحابی ہیں عبیدہ[1] - ابوالحارث جو بدر میں شہید ہوئے - طفیل[2] اور حصین[3] کی وفات سنہ ۳۳ھ کو ہوئی - امام شافعیؒ کا نسب مطلب سے ملتا ہے اور ہاشم[2] کا نام عمرو ہے عمرو العلاء کے لقب سے مشہور تھے - اپنے باپ کے بعد قوم کے سردار تھے ان کے برادر زادہ امیہ بن عبدشمس نے ان کی سرداری سے انکار کیا منصف نے ان کے حق میں فیصلہ دیا کہ ایک بار مکہ معظمہ میں طعام کمیاب تھا جب شام سے قافلہ تجارت لایا تو اونٹوں پر آٹا لایا اور روٹیاں لادہ لائے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر دعوت دی اور شوربے میں روٹیاں توڑ توڑ کر ڈالدی گئیں ہشم ٹکڑے کرنے کو کہتے ہیں اس لئے ہاشم نام ہوا اس ہاشم نے قیصر سے یہ فرمان حاصل کیا کہ قریش جب اس کے ملک میں تجارت کا اسباب لے کر جائیں تو ان سے ٹیکس نہ لیا جائے اور امیہ کو جو اپنے چچا سے اختلاف شروع میں ہو گیا وہ آئندہ نسلوں میں بھی منتقل ہوا ہاشم اور مطلب کی اولاد ایک طرف اور نوفل اور عبدشمس کی اولاد ایکطرف حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اولاد میں عداوت جاتی رہی عبدشمس - کا بیٹا اُمیہ ہے جس کی اولاد بنو اُمیہ کہلائی حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسی خاندان سے ہیں نوفل کی اولاد نوفلی کہلائی جبیر بن مطعم کا نسب ان سے ملتا ہے ان ہی نے بھی قیصر سے کھلی تجارت کا فرمان حاصل کر دیا تھا ابوعمرو و ابوعبیدہ کے حالات سے تاریخ ساکت ہے حدیث میں کچھ پتہ چلتا ہے ۱۲ سیرت رحمۃ للعالمین -

ہاشم

نام اہلیہ	پسران	
سلمی بنت عمر بن زید نجاری	شیبہ یعنی عبد المطلب	رقیہ بچپن میں فوت ہوئی
ہند بنت عمرو بن ثعلبہ الخزرجی	ابا صیفی	
قیلہ المطلب بہ خرو بنت عامر بن مالک بن جزعہ	اسد	
امیمہ بنت غدی بن عبد اللہ بن دینار (من قضاعہ)	نضلہ	شفا
واقدی بنت ابی عدی (از بنو مازن)		ضعیفہ خالدہ
عوی بنت حبیب (از بنو ثقیف)		حفہ

۷۹ - عبد المطلب ۔ نام عامر لقب اول شیبہ اور ثانی عبد المطلب اور ان کو شیبۃ الحمد اور خاص اور مطلم الطیر السمار بھی کہتے ہیں اور نیز سید قریش اور شریف قریش سے عام تر ملک میں نامزد تھے عمر ۸۲ سال ہے ۔

عبد المطلب

نام اہلیہ	پسران ع ہ	دختران
(۱) صفیہ بنت جیوب بن بحیر بن رباب بن سواہ از نسل نضر	حارث	
لبنی بنت ہاجر از لبطن خزاعہ	ابو لہب (عبد الغری)	
ہالہ بنت ہیب بن عبد مناف بن زہرہ	مقوم، حجل، مغیرہ، حمزہ	صفیہ
فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ	عبد اللہ، زبیر، ابو طالب، عبد الکعبہ	ام حکیم، بیضا، امیمہ، اروی، بیرہ، عاتکہ
نتیلہ بنت جناب بن کلیب (از نسل ربیعہ بن نزار)	ضرار قثم عباس	
منعمہ بنت عمرو بن مالک (از لبطن خزاعہ)	غیداق مصعب	
میزان ازدواجات ۶	میزان پسران ۱۵	دختران ۷

عبد المطلب کا نام عامر ہے (اور بسیرت شبلی نعمانی میں شیبہ کا جو کہ لقب ہے نام کہا واللہ اعلم) شیبہ کا ترجمہ بوڑھا ہے تفاؤل کے لئے لقب پڑھا گیا۔ اور صحیح یہ ہے کہ پیدا ہوتے وقت چند بال سفید موجود تھے جب ان کے والد صاحب ہاشم نے خاندان بنی نجار میں مسماۃ سلمی سے شادی کر کے

شام کو چلے گئے اور غزہ میں جاکر انتقال کیا۔ سلمی کو حمل رہ گیا تھا لڑکا پیدا ہوا۔ آٹھ برس تک تقریباً پرورش پائی ہاشم کے بھائی جن کا نام مطلب تھا یثرب سے جاکر لے آیا اور بیٹوں کی طرح نازونعم سے ان کی پرورش کی اس احسان مندی کی قبولیت و اظہار میں یہ بھی تمام عمر عبدالمطلب کے غلام کہلاتے رہے اصلی نام شیبہ اور لقب پر آخری لقب غالب آیا۔ نبی صلعم کا اسم مبارک (محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس نے تجویز کیا تھا اور تا ہشت سال حضور کی تربیت کا شرف ان ہی نصیب ہوا ان کے عہد میں واقعہ فیل کا ظہور ہوا۔ ان کی عام نصیحت یہ ہوتی تھی ظلم اور بغاوت نہ کرو اور مکارم اخلاق حاصل کرو اور کنواں زمزم کہ جسے عمرو بن حرث نے بند کردیا تھا اور مدت سے کسی کو یاد نہ تھا اسی عبدالمطلب نے نکالا تو یہ چشمہ جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یادگار ہے ویسے ہی عبدالمطلب صاحب کی بھی یادگار ہے ان کا بیٹا حارث اپنے والد کی حیات میں مر گیا تھا مگر ان کے فرزند جو کہ چچا زاد بھائی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں پانچ ہیں اور تمام مسلمان ہیں۔ نوفل جنگ خندق یا فتح مکہ میں مسلمان ہوا ان کے تینوں فرزند عبداللہ، مغیرہ، حارث ہی صحابی ہیں مغیرہ ہی نے ابن ملجم شقی کو گرفتار کیا تھا اور سیدہ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نکاح بھی بعد انتقال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ان ہی کے ساتھ ہوا جن سے یحیی بن مغیرہ پیدا ہوا تھا۔ عبداللہ بن حارث [۲] وربیعہ بن [۳] حارث جس کے بچہ شیر خوار کا خون بہا حجۃ الوداع میں حضور نے معاف کیا تھا۔ ابوسفیان مغیرہ بن الحارث یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر رضاعی ہیں انہوں نے بھی حلیمۃ السعدیہ کا دودھ پیا تھا یہ ہی جنگ حنین میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے ان کے فرزند عبداللہ اور جعفر دونوں صحابی تھے ابوطالب کا نام عبد مناف ہے مگر کنیت نام پر غالب ہو گئی حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ سنہ نبوت تک ناصر و فدائی رہے ان کے چار فرزند طالب غیر مسلم تھے اور عقیل اور جعفر طیار اور علی مرتضی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اور دو دختر ام ہانی اور جمانہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما مسلمان ہیں عقیل کنیت ابویزید ہے صلح حدیبیہ سے پیشتر اسلام لائے اور سلطنت حضرت معاویہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہ میں فوت ہوئے ان ہی کے فرزند مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہ امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نائب ہوکر کوفہ گئے تھے اور تین ذالحجہ کو شہید ہوئے ان ہی کے دو فرزند محمد و عبدالرحمٰن اور ایک پوتا عبداللہ بن مسلم بھی کربلا میں شہید ہوئے۔ اور جعفر طیار رضؓ کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ حقیقی بھائی

تھے اور اول ہجرت حبشہ کی اور جملہ مہاجرین حبشہ کے سردار تھے اور ان کے ہاتھ پر خوب اشاعتِ اسلام ہوئی۔ فتح خیبری کے دن خیبر میں حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ملاقی ہوئے اور جنگِ موتہ ۸ھ ہجری میں شہید تلوار اور نیزے کے نوے زخم سے زیادہ ان کے آگے کی جانب موجود تھے دونوں بازو جڑ سے کٹ گئے تھے ان کی تعریف بیان سے باہر ہے ان کا شجرہ اولاد یہ ہے۔

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ابوجعفر عبداللہ الجواد — بحر الجود تھے ۸۰ھ میں بعمر ۹۰ سال فوت ہوئے سیدہ زینب کبریٰ بنت علیؓ ان کے گھر میں ہے انکے فرزند عدی کو ابن نہشل نے کربلا میں شہید کیا اور عون اور محمد بستر میں شہید ہوئے۔
- عون — مساوره ۱۲
- محمد الاکبر
  - عبداللہ
  - قاسم — ام کلثوم بنت زینب بنت علی مرتضیٰ ان کے نکاح میں ہیں
- محمد الاصغر
- حمید
- حسین
- عبداللہ الاصغر

ابوجعفر عبداللہ الجواد

- معاویہ — عبداللہ ۱۲۵ھ میں دعویٰ خلافت کا کیا ۱۲۹ھ میں اسیر ہوئے ۱۳۳ھ میں فوت ہوئے نسل نہیں چلی
- علی الزینبی — محمد بن ادریس الرئیس ابراہیم جعفر السید نسل کثیر باقی ہے بنو جعفر کہلاتے ہیں
- اسحاق — اسحاق الاشرف نسل کثیر باقی ہے
  - محمد — نسل گم ۱۲
  - جعفر — نسل گم ۱۲
  - قاسم — ان کی والدہ بنت القاسم بن محمد بن ابوبکرؓ ہے قاسم اور جعفر صادق خالہ بھائی ہیں۔
- اسمٰعیل زاہد — ابن ماجہ نے ان سے روایت کی ہے ۱۲
- محمد — شہید کربلا ۱۲ ان کی والدہ خوصہ بنت خفصہ ہے ۱۲
- عدی — شہید کربلا ۱۲
- عون — شہید کربلا ۱۲ انکی والدہ جمانہ بنت مسیب (از بنی فزارہ)

اور علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے فضائل ومحاسن قلم میں نہیں آسکتے مختصر عرض یہ ہے کہ شجاعت اور فصل قضایا میں من الاماثل ممتاز تھے سیدۃ فاطمہ زہرا سیدۃ النساء علیہا السلام کے زوج اور حضرت

امام حسن و حضرت امام حسین .... رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد بزرگوار ہیں ابو الحسن کنیت ہے اور ابو تراب بھی کنیت کہ عطیہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اس پر نہایت شاداں ہوتے تھے بامداد صبح جمعہ ۱۷ ر رمضان المبارک سنہ ۳۳ھ کو اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھ سے مسجد کوفہ میں زخمی ہو کر واصل بحق ہوئے۔ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ دیگر ازواج مطہرات سے سولہ فرزند یا سترہ اور ۸ بیٹیاں مجموعہ تھیں جن میں چھ فرزند والد کے سامنے گذر گئے تھے اور چھ کربلا میں شہید ہوئے تھے۔ دنیا میں اس (۵) بیٹوں امام حسن[1] امام حسین[2] محمد حنیفہ[3] عباس[4] عمر اطراف[5] کی نسل موجود ہے تفصیل شجرہ و کچھ حالات پیش خدمت کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہند تھا بعض نے فاختہ لکھا ہے ان کا نکاح ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم سے ہوا تھا ان کے بطن سے ہانی[1] عمرو[2] یوسف[3] اور جعدہ[4] دختر ہوئی عام الفتح کو اسلام ...... لائیں اور ان کا زوج نجران کو بھاگ گیا ان کے قبولیت اسلام کی کوئی روایت نہیں ملی۔ اور جمانہ کے متعلق ابن اسحاق امام اہل السیر نے لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیداوار خیبر سے تیس وسق خرما جمانہ دختر ابی طالب کو دیا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ تھیں اور خیبر تک زندہ رہیں باقی حالات نہیں ملے۔ اور ابو طالب کی سب اولاد طالب اور عقیل جعفر علی، ام ہانی اور جمانہ ایک ہی والدہ فاطمہ اسدیہ سے ہیں ۱۲ ا سیرت رحمۃ للعالمین۔

۸۔ عبد اللہ باپ کے لاڈلے فرزند تھے۔ عبد المطلب صاحب نے منت مانی کہ اگر خدا تعالیٰ اسے دس فرزند عطا فرمائے تو ایک کو تقرب الٰہی کے لئے ذبح کر دوں گا اس قربانی کی رسم اس وقت جاری تھی اور اس زمانہ تک بھی ہند، یونان، ایران، چین، افریقہ میں بعض جگہ پائی جاتی ہے۔ عبد المطلب کے اس فعل میں اگر کوئی قدرت ہے تو یہ ہے کہ اس نے یہ منت خالص خدا تعالیٰ کے لئے کی تھی کسی دیوتا یا بت کے لئے نہیں کی تو جب دس فرزند پیدا ہو چکے تو تب اس نے فرزندوں میں قرعہ ڈالا عبد اللہ کا نام نکلا۔ عبد اللہ بھی باپ کی خوشنودی اور مرضاۃ الٰہی کے لئے قربان ہونا منظور کیا۔ ابو طالب نے اپنے برادر شفیق

کے بچاؤ کے لئے باپ سے مزاحمت کی آخر فیصلہ یہ ہوا کہ جو کچھ مشہور کاہن کہدے وہی کیا جائے کاہن نے کہا کہ اونٹوں پر قرعہ ڈالنا چاہیئے۔ دس اونٹ سے قرعہ کیا تو عبداللہ کے نام نکلا آخر سو تک گئے تب قرعہ اونٹوں کے نام نکل آیا عبدالمطلب نے سو اونٹ قربانی کئے اس واقعہ سے انسانی دیت (خون بہا) کے لئے دس اونٹ مقرر تھے لیکن اس واقعہ کے بعد عام طور پر سو اونٹ مقرر ہوئے گویا کہ عبدالمطلب صاحب کے خلوص اور عبداللہ کی اطاعت پدری کا یہ نتیجہ نکلا کہ سارے ملک میں انسان کی قدر و قیمت بڑھ گئی اور ظاہر ہے کہ دیت کی مقدار بڑھنے سے قتل کی تعداد میں بہت ضرور کمی ہو گئی ہو گی۔ سردار عبداللہ کا نکاح قبیلہ زہرہ میں وہیب بن عبدمناف کی صاحبزادی جن کا نام آمنہ تھا قریش کے تمام خاندانوں میں ممتاز تھیں (سیرت ۱۲) ابن ہشام نکاح کے بعد ملک شام کو تجارت کے لئے گئے اور واپسی کے وقت مدینہ طیبہ میں کھجوروں کے سودے کے لئے ٹھیرے وہیں بیمار ہوئے اور عالم آخرت کو سفر کر گئے۔ دستور تھا کہ نوشاہ شادی کے بعد تین دن تک سسرال میں رہتا تھا عبداللہ صاحب تین دن سسرال میں رہے (رحمۃ للعالمین) اس وقت عمر سترہ یا ۲۵ برس سے کچھ زائد تھی ۱۲ زرقانی صـ۱۴۲ سطر، جلد اول۔

سیدہ آمنہ ان ہی دنوں میں امانت دار نور محمدی (علی صاحبہ الف الف صلوٰۃ و سلام ہو گئی تھیں ان کا بیان ہے کہ مجھے بوڑھی عورتوں نے کہا کہ حمل کے دنوں میں کچھ لوہا گردن میں لٹکالو اور کچھ بازو میں باندھ لو ایسا کیا تو پھر یہ دیکھا کہ لوہے کی چیزیں کہیں گر گئیں تھیں پھر میں نے کچھ نہ باندھا سیدہ آمنہ کو خواب میں بتلا گیا کہ پیٹ کے بچے کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اور ایسا کیا اور دادا صاحب نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم رکھا پس محمد احمد (صلے اللہ تعالے علیہ وسلم) دونوں نام حضور کے ذاتی نام ہیں۔ اس خواب سے سیدہ کو یقین ہو گیا کہ یہ مولود نہایت سعید ہو گا۔ عبداللہ صاحب نے ترکہ میں اونٹ بکریاں اور ایک لونڈی چھوڑی جس کا نام ام ایمن تھا یہ سب چیزیں رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو ترکہ میں ملیں۔ طبقات ابن سعد ۱۲ حضرت ام ایمن کا اصلی نام برکہ تھا سیرت رحمۃ للعالمین و سیرت نعمانی شبلی رحمۃ اللہ تعالے ۱۲۔

ولادت مبارک

۸۱ حضرت محمد صلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ و ازواجہ و اتباعہ وسلم دائما ابدا

ظہور قدسی چمنستان دہر میں بارہا روح پرور بہاریں آچکی ہیں۔ چرخ نادرہ کار نے کبھی کبھی بزم عالم اس سر و سامان سے سجائی ہے کہ نگاہیں خیرہ ہو کر رہ گئیں ہیں کہ آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس کے انتظار میں پیر کہن سال دہر نے کروڑوں برس صرف کر دیئے۔ سیارگان فلک اسی دن

کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے چرخ کہن مدتہائے دراز سے اسی صبح جان نواز کے لئے بدل رہا تھا کارکنان قضاوقدر کی بزم آرائیاں، عناصر کی جدت طرازیاں، ماہ خورشید کی فروغ انگیزیاں، ابروباد کی تردستیاں، عالم قدس کے انفاس پاک، توحید ابراہیم جمال یوسف، معجز طرازی موسوی، جان نوازی مسیح سب اسی لئے تھے کہ یہ متاع ہائے گراں ارجن، شاہنشاہِ کونین کے دربار میں آئیں گے۔ آج کی صبح وہی صبح جان نواز وہی ساعت ہمایوں وہی دورفرخ فال ہے کہ یتیم عبد اللہ جگر گوشہ آمنہ، شام حرم حکمران عرب فرمانروائے عالم شہنشاہ کونین عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف فرمائے عزت واجلال ہوا۔ اللھم صل علی سیدنا محمد والہ واتباعہ وسلم تسلیما

شمۂ ز مسند ہفت اختراں — ختم رسل خاتم پیغمبراں
احمد مرسل کہ خرد خاک اوست — ہر دو جہاں بستۂ فتراک اوست
امی و گویا بہ زبان فصیح — از الف آدم و میم مسیح
رسم ترنج است کہ در روزگار — بیش دہد میوہ پس آرد بہار

ولادت

تاریخ ولادت کے متعلق مصر کے مشہور ہیئت داں عالم محمود پاشا فلکی نے ایک رسالہ لکھا ہے جسمیں انہوں نے دلائل ریاضی سے ثابت کیا ہے کہ آپ کی ولادت ۹ ربیع الاول روز دوشنبہ مطابق ۲۰ر اپریل ۵۷۱ء میں ہوئی تھی اور سیرت رحمۃ للعالمین میں ہے کہ موسم بہار میں دوشنبہ کے دن ۹ ربیع الاول سنہ ۱ عام الفیل بعد ۵۵ دن کے مطابق ۲۲ر اپریل ۵۷۱ء مطابق یکم جیٹھ سمت ۶۲۸ بعد از صبح صادق قبل از طلوع آفتاب اس عالم ظلمانی میں پیدا ہو کر منور فرمایا۔

رضاعت

رضاعت۔ سب سے پہلے آنحضرت کو آپ کی والدہ ماجدہ نے اور دو تین روز کے بعد ثویبہ نے دودھ پلایا (جو ابولہب کی لونڈی تھی) ثویبہ کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ نے آپ کو دودھ پلایا جب مدۃ رضاع تمام کی تو حضرت حلیمہ حضور کو لے آئیں۔ دانشمند والدہ نے حضور صلعم کو بسبب وبا کے جو کہ اس زمانہ میں پھیلی ہوئی تھی واپس دیدیا جب پانچ سال یا بروایت ابن اسحاق کے چھ سال کے ہوئے تو حضرت حلیمہ نے قبول کر لیا۔

انتقال والدہ صاحبہ

ف۔ عرب کا دستور تھا کہ شرفا اپنے شیرخوار بچوں کو دیہات اور قصبات میں بھیج دیا کرتے تھے اور یہ کام معیوب نہ تھا بلکہ محبوب و مطلوب تھا۔ سیرت نعمانی ۱۲

فائدہ :- حضرت حلیمہ اور ان کا شوہر حارث بن عبدالعزیٰ اور دو رضاعی بھائی عبداللہ اور حذیفہ جس کا لقب شیما رہے ان کا اسلام لانا ثابت ہے ۱۲ - زرقانی ص۱۷۱ جلد ا صابہ فی احوال الصحابہ جلد ا ص۲۹۷ مطبوعہ مصر) اور اپنے ساتھ یثرب لے گئیں وہاں ایک مہینہ دارالنابغہ میں رہ کر واپس ہوئیں ۔

ف - شاید شوہر کی قبر کی زیارت کے لئے گئی تھیں یا ننہالی رشتہ کی وجہ سے ۱۲ مقام ابواء میں جو جحفہ سے ۲۳ میل پر واقع ہے پہنچکر ان کا انتقال ہوگیا اور یہیں مدفون ہوئیں ۔ حضرت ام ایمن صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو لے کر مکہ میں آئیں ۔

عبدالمطلب صاحب کی تربیت

ف ام ایمن جس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم امی بعدامی کہا کرتے تھے اس کا پہلا نکاح عبید الحبشی سے ہوا جس سے ایمن پیدا ہوا اور دوسرا نکاح زید بن حارثہ سے ہوا جس سے اسامہ پیدا ہوا ۱۲ سیرت رحمۃ للعالمین پدر مادر کے بار منت سے سبکدوش ہوئے پھر حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو حضرت عبدالمطلب نے دامن تربیت میں لیا۔ عبدالمطلب صاحب کی ۸۲ سال کی عمر میں وفات ہوئی اور حجون میں مدفون ہوئے ۔ اس وقت حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم آٹھ برس کے تھے ۔ عبدالمطلب کے بعد ابوطالب صاحب کے پاس تربیت سپرد ہوئی ۔ ابوطالب صاحب نے اس فرض کو بخوبی ادا کیا غالباً آپ کی عمر دس بارہ برس کی ہوگی کہ آپ نے بکریاں چرائیں اور یہ کام عرب میں معیوب نہ تھا خود قرآن مجید میں ہے ۔ ولکم جمال حین تریحون وحین تسرحون اور درحقیقت یہ عالم کی گلہ بانی کا دیباچہ تھا حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں قراریط پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا ۔ کذافی البخاری فی کتاب الاجارہ ۔ قراریط ایک مقام کا نام ہے کذاقال العینی جلد ۶ ص۱۳۱ حضور صلعم نے حرب فجار میں جو کہ قریش اور قیس کے قبیلہ میں ہوئی ہے شرکت اس وجہ سے فرمائی تھی کہ حق بجانب قریش تھا لیکن ابن ہشام نے لکھا ہے کہ آپ نے کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا ۔ حرب فجار اس لئے کہتے ہیں کہ ایام الحرام میں ہوئی تھی یعنی ان مہینوں میں جن میں لڑنا حرام تھا ۔ اس کے بعد جب بعض طبیعتوں میں اصلاح پیدا ہوئی اور حلف الفضول جو کہ اعانت مظلوم و دفع ظالم کے لئے معاہدہ ہوا تھا حضور صلعم اس میں شریک تھے ۔ حلف الفضول اس لئے کہتے ہیں کہ اس معاہدہ میں یہ الفاظ تھے ۔ ترد الفضول علی اھلھا کذاقال السہیلی بعدہ شغل تجارت میں جو خاندانی کسب تھا

مشغول ہوئے چونکہ تجارت میں معاملہ صاف رکھتے تھے زبان خلق پر امین مشہور ہوئے حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے گئے واپس آنے کے بعد تقریباً تین مہینہ کے حضرت خدیجہؓ نے پیغام شادی بھیجا چونکہ عرب میں یہ آزادی عورتوں کو حاصل تھی کہ شادی بیاہ کے متعلق خود گفتگو کر سکتی تھیں براہ راست تمام مراتب طے کئے آخر نکاح ہو گیا۔ ابوطالب صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا اور پانچسو درہم طلائی مہر قرار پایا اور حضرت خدیجہ کے والد صاحب جنگ فجار کے قبل انتقال کر چکے تھے۔ کذا فی زرقانی جلد اول ص۲۳۲ تا ص۲۳۶ سیرت نعمانی شبلی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند نرینہ تین ہیں اور دختران طاہرہ چار ہیں۔

قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے اور پاؤں پر چلنا سیکھ رہے تھے کہ راہ گزین عالم جاودانی ہوئے۔

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا لقب طیب و طاہر بھی ہے مکہ معظمہ میں بعثت نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور مکہ ہی میں فوت ہوئے جس پر کفار نے طعنہ دیا کہ حضور ابتر ہیں اور سورۂ کوثر نازل ہوئی کہ ان کا ذکر خیر قیامت تک جاری رہیگا۔

ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ماریہ خاتون رضی اللہ عنہا سے جس کو ہمعصر شاہ مصر نے خدمت میں بھیجا تھا ان سے پیدا ہوا۔ براء بن اوس انصاری کی زوجہ ام بردہ نے دودھ پلایا اور اس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قطعہ نخلستان عطا فرمایا تھا ایام رضاعت میں خلد بریں جا سدھارے اسی روز سورج گرہن بھی ہوا تھا حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹیاں ہر چہار بطن سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں اور سب کی ولادت مکہ معظمہ میں ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ربائب دو۲ اور زینب اور ام کلثوم جو کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں کہ جس کا نکاح ۴ھ میں ہوا ہے۔ اور حبیبہ جو ام المومنین ام حبیبہ رضی تعالیٰ عنہا کی دختر ہے اور بھی دختران طاہرات ہیں کیونکہ ۴ھ سے پہلے ربائب نہیں تھیں اور معصومات ۴ھ سے پہلے موجود ہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنگ بدر ۲ھ میں والدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ہار اپنے شوہر کی رہائی کے لئے بھیجا تھا اور رقیہ اور ام کلثوم بنات النبی صلعم ذکر و واقعات قبل از ہجرت میں ابولہب کے خاسرانہ افعال میں آتا ہے۔

علاوہ انکے ہر سہ بنات نبوی کا انتقال بحیات نبوی ہوا اگر مذکورہ ربائب ارتحال نبوی کے بعد دیر تک اپنے گھروں میں آباد تھیں جن کی تفصیل ان کے حالات سے ملتی ہے۔

سیدہ زینب بنت النبی صلعم ورضی اللہ تعالےٰ عنہا جو کہ قاسمؓ سے چھوٹی اور باقی اولاد سے بڑی ہیں۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جو سیدہ زینب سے چھوٹی ہیں۔ سیدہ ام کلثوم جو سیدہ رقیہؓ سے چھوٹی ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جو سیدہ ام کلثومؓ سے چھوٹی ہیں جب حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک (۳۰) سال کی تھی سیدہ زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیدا ہوئیں مکہ میں ان کا نکاح ابوالعاص بن ربیع بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی سے ہوا تھا۔ ابوالعاص کی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی سگی بہن ہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا اپنی والدہ کے ساتھ مسلمان ہوئیں مگر ابوالعاص کا اسلام بہت تاخیر میں رہا۔ بدر میں جب اسیر ہو کر آیا حسب وعدہ واپس ہو کر سیدہ زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو ہجرت کی اجازت دی۔ سفر ہجرت میں ہبار بن الاسود نے مزاحمت کی جس سے حمل ساقط ہوا۔ ابوالعاص جب تجارت شام سے واپس ہوا ابوبصیرہ وابوجندل نے تمام سامان قافلہ کا لے لیا مگر ابوالعاص کو گرفتار نہ کیا وہ مدینہ طیبہ پہنچا سیدہ زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ان کو امان دی مال کی واپسی کا عرض کیا مال واپس دیا گیا۔ ابوالعاص مکہ مکرمہ والوں کو تمام مال دیگر مسلمان ہو کر مدینہ طیبہ پہنچا حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے سیدہ زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو پھیر دیا ابوالعاص سے سیدہ زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بطن سے ایک دختر پیدا ہوئی جس کا نام امامہؓ تھا اور ایک فرزند علی نام کا پیدا ہوا یہ علی ابی العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما فتح مکہ میں ناقہ پر ردیف تھے۔ عنفوان شباب میں علیین پہنچے اور حضرت امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح بعد وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا اور بعد وفات حضرت علی کے مغیرہ بن نوفل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہوا جس سے یحیی رضی اللہ عنہ پیدا ہوا۔ نسل ناپید ہے۔ سیدہ زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا انتقال ۸ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا صحابیہ ام سلیط رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ان کو غسل دیا اور ابوالعاصؓ کی وفات ۱۲ھ میں ہوئی ہے جب حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۳۳ سالہ تھی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیدا ہوئیں اور مکہ ہی میں حضرت عثمان بن عفان بن

ابی العاص بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی سے نکاح ہوا سیدہ رقیہؓ وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں ہجرت فی سبیل اللہ تعالےٰ کی سنت کو اپنے شوہر کا ساتھ دیکر قایم کیا کذا رواہ الحاکم سیدہ رقیہؓ کے بطن سے عبداللہ پیدا ہوا چھ سال کا تھا ایک مرغ نے ان کی آنکھ کے قریب ٹھونگ ماری زخم پڑ گیا آخر رحلت گزین عالم بقا ہوئے۔ اس سے پہلے سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ۲ھ میں چیچک کی بیماری سے جنگ بدر کے موقعہ پر اکیس سال کی عمر میں رفعت بخش علیین ہوئیں ان کی تیمارداری پر حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو چھوڑ کر بدر میں گئے بشارت فتح کے دن ان کی تدفین ہوئی ۱۲ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح ۳ھ میں عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہوا اسی لئے ان کو ذوالنورین کہتے ہیں۔ نکاح کے وقت حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ خدائے بزرگ کا حکم ہے کہ اپنی بیٹی دوسری تجھ سے نکاح کردوں اخرجہ الحاکم ازالۃ الخفاء ص ۲۲۲ اس سیدہ سے اولاد نہیں ہوئی ۹ھ کو انتقال ہوا حضرت علی مرتضیٰؓ و حضرت فضل بن عباس و حضرت اسامہ بن زیدؓ نے مراسم تدفین پورے کئے صحیح بخاری میں ہے کہ جب ام کلثوم کی قبر پر حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوتے تھے تو آنحضرت صلعم کی ہر دو چشم نورانی میں پانی تھا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سب سے چھوٹی بیٹی ہیں ان کی ولادت غالبا ۴۱ سال عمر مبارک حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں تھی۔ واقعہ بدر کے بعد اور احد سے پہلے ان سید کا نکاح حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہوا تھا اس سیدہ عالیہ کی ثناء و مدح کرنیکی کسی میں طاقت نہیں عقل بشر کی رسائی نہیں مجملاً یہ ہے کہ سیدہ نساء اہل الجنۃ ہے اور سیدہ نساء العالمین ہے حضرت سیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات شب سہ شنبہ ۳ ر رمضان المبارک ۱۱ھ کو ہوئی ان کی وصیت کے مطابق اسماء بنت عمیسؓ زوجہ ابوبکرؓ نے اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غسل دیا اور حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے نماز پڑھی اور آل بیت میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو جا ملی ہے ان کی عمر ۲۲ یا ۲۳ سال تخمیناً ہے سیدہ کے بطن سے امام حسنؑ، امام حسینؑ و سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہم پیدا ہوئے ہیں۔

سیدہ ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے چالیس ہزار درہم

مہر پر ہوا ان سے زید اور رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا پیدا ہوئے حضرت عمر فاروق رضؓ کے بعد نکاح ثانی عون بن جعفر طیار رضی اللہ تعالے عنہم سے ہوا جس دن زید بن عمر رضؓ کا جو بطن طاہرہ ام کلثوم رضؓ سے ہیں انتقال ہوا تھا اسی دن ان کی والدہ ام کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کا انتقال ہوا تھا۔ سیدہ زینب بنت فاطمہ رضؓ رضی اللہ عنہا کا نکاح عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالے عنہما سے ہوا میدانِ کربلا میں اپنے برادر مکرم و معظم حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بنفس نہایت صبر جملہ مصائب کو برداشت کیا اور اعدا اور اشقیا کو خوب خوب جواب دیئے ان کے فرزند عدی بن جعفر رضی اللہ تعالے عنہم بھی میدانِ کربلا میں شہید ہوئے۔ بعض نے سیدہ فاطمہ بنت النبی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں محسن اور رقیہ رضؓ بھی ایزاد کئے ہیں اور کہا کہ صغر سنی میں فوت ہوئے ہیں سیدہؓ کی قبر میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اپنے گھر ہی میں مدفون ہے اور بعض نے کہا بقیع غرقد میں حضرت امام حسن اور زین العابدین اور عباس رضی اللہ تعالے عنہم کے پہلو بہ پہلو ہیں مسعودی نے مروج الذہب میں لکھا ہے کہ ۳۳۲ھ میں بقیع غرقد میں ایک پتھر ملا جس پر تحریر تھا۔ ھذا قبر فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالے عنہما نصف رمضان ۳ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام حسن رضؓ کا نصف پیکر بالائی اور امام حسین رضی اللہ تعالے عنہما کا نصف پیکر زیریں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھا۔ امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ بھی از ناظرین و محافظین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے تھے۔ حضرت علی رضؓ کے بعد چالیس ہزار سے زیادہ بہادروں نے امام حسن رضؓ کی بیعت موت پر کی چار ماہ تک امام ہمام نے عراق و عرب ماوراء خراسان کی خلافت کی آخر کوفہ کی جامع مسجد میں بماہ جمادی الاول ۴۱ھ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ کو بسبب رحمدلی و دفع خونریزی کے خلافت سپرد کی ۵۶ سال کی عمر میں بماہ ربیع الاول ۴۹ھ وفات پائی۔ ھو الحی الذی لا یموت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اپنے خانہ میں دفن ہونے کی اجازت دی مگر مروان حاکم مدینہ نے دفن نہ ہونے دیا۔ آخر بقیع الغرقد میں دفن ہوئے۔

امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ کی اولاد بارہ فرزند تھے حسن مثنی۔ زید، طلحہ، حسین، اسماعیل، عبداللہ، حمزہ، یعقوب، عبدالرحمن، عبداللہ، ابوبکر، قاسم، عمر رضی اللہ تعالے عنہم اور

پانچ دختران تھیں۔ فاطمہؒ، ام سلمہؒ، ام عبداللہؒ، ام الحسینؒ، ام الحسنؒ۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ اور اب دنیا میں زید اور حسن المثنیٰ کی اولاد باقی ہے اور اولاد حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں سے عمر اور قاسم اور عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کربلا میں شہید ہوئے اور حسینؒ الاثرم اور عمر سے اولاد ہوئی مگر نسل باقی نہیں رہی۔

زید بن الحسن رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے فرزند ابو محمد حسن سلطنت منصور میں امیر مدینہ ہو گئے تھے۔ حضرت سید محمد گیسو دراز صاحب خلیفہ حضرت نصیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہما ان کی اولاد سے ہیں اور حسن مثنیٰ بن حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہما حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صدقات کا اہتمام انہی کے متعلق تھا یہ میدان کربلا میں شریک ہوئے اور سخت زخمی ہو گئے تھے اسما بنت خارجہ خزاری رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ابن اسعد سے علاج کرانے کی اجازت حاصل کی اور یہ اچھے ہو گئے امام حسین علیہ السلام کی دختر فاطمہؓ سے نکاح کیا جس سے ابراہیم الغمر اور حسن مثلث اور عبداللہ محض پیدا ہوئے یہ تینوں شخص طرفین سے فاطمی ہیں اور ایک رومیہ عورت سے داؤد و جعفر اور فرزند بھی تھے۔ (۱) عبداللہ محض بشیخ بنو ہاشم کے لقب سے ملقب تھے ان کے چھ فرزند تھے۔ محمد ذی النفسؒ الزاکیہ، ابراہیمؒ، موسیٰؒ الجون، یحییٰؒ، سلیمانؒ، ادریسؒ محمد ذی النفس الزاکیہ نے دعوی خلافت کا کیا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالےٰ نے ان کو چار ہزار درہم بطور امداد کے بھیجے۔ اور موسیٰ الجون بن سید محمد ابن سید عبداللہ محض کی نسل سے شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں

ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ رضؓ کا لقب غمر کثرت جود کی وجہ سے ہے اور ابو اسمٰعیل کنیت ہے ۱۴۵ھ کو ۶۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے ان کی نسل اسماعیل دیباج سے جس کی کنیت ابو ابراہیم اور لقب شریف الخلاص تھا جاری ہے ان کی نسل فرزند حسن الشیخ اور ابراہیم طبا طبا سے جاری ہے بنو معیہ جس سے سید عماد الدین محمد بن محمد بن حسین دہلی والے ہیں انہی کی اولاد میں سے ہیں۔ حسن المثلث بن حسن مثنیٰ رضؓ کی کنیت ابو علی ہے ۱۴۵ھ میں وفات پائی ان کی نسل موجود ہے۔ داؤد بن حسن مثنیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی والدہ رومیہ ہے حضرت امام جعفر رضؓ کے باہم رضیع تھے اور یہی صدقات علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہ کے متولی تھے ان کی نسل سلیمان بن داؤد رضؓ سے جاری ہے۔ سلیمان بن داؤد رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے چار فرزند تھے۔ موسیٰ۔ داؤد، اسحاق، حسن رضوان اللہ تعالےٰ علیہم ان سب کی نسل موجود ہے۔ جعفر بن حسن مثنیٰ

رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی کنیت ابو الحسن ہے سنہ ھ میں وفات پائی ان کے بیٹے حسن سے عبداللہ
اور جعفر ملقب بہ غدارا اور محمد الشبلق سے نسل جاری ہے۔ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ
تعالےٰ عنہما امام حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے برادر خرد ہیں ۵ شعبان سنہ ۴ھ میں پیدا
ہوئے امام حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی ولادت سے ۵۰ یوم بعد امام حسین بن علی
رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بطن مادر اطہر میں استقرار پایا تھا۔ امام حسین رضی اللہ تعالےٰ
عنہما نے ۲۵ حج پیادہ پا کئے تھے امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بیس حج پیادہ پا کئے ہیں ان
دونوں کی تعریف میں کتب پر ہیں بروز جمعہ عشرہ محرم سنہ ۶۱ھ کو کربلا میں شہادت پائی ہے ان
کی نسل امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جاری ہے۔ اسم مبارک علی ہے کثرت
عبادت کی وجہ سے زین العابدین سجاد ذوالثفنات لقب پڑ گیا۔ واقعہ کربلا میں (۲۳) سال
کے تھے سنہ ۳۸ھ میں پیدا ہوئے سنہ ۹۵ھ میں وفات پائی ان کی والدہ بنت یزدجرد ہیں جو
عہد فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں اسیر ہو کر آئیں ان کی نسل چھ فرزندان سے جاری
ہے۔ محمد باقر۔ عبداللہ الباہر، زید الشہید عمر الاشرف، حسین الاصغر و علی الاصغر
رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور دو بیٹیاں ہیں ام کلثوم و خدیجہ۔ ام کلثوم کا نکاح داؤد بن حسن مثنیٰ
سے ہوا تھا ان کے بطن سے سلیمان پیدا ہوا سلیمان کی نسل داؤد و اسحاق و حسن سے جاری
ہے۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ کا نکاح محمد بن عمر بن علی مرتضےٰ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم سے
ہوا ان کے بطن سے عبداللہ علیہ اللہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم پیدا ہوئے۔ نسل باقی
ہے۔ عبداللہ الباہر کی نسل محمد الارقط سے جاری ہے اس کا ایک بیٹا اسماعیل تھا جس
سے حسین اور محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما پیدا ہوئے ..... تم جرجان میں نسل پائی جاتی
ہے زید الشہید بن امام زین العابدین کی والدہ ام ولد تھیں سلطنت ہشام میں دعوی
خلافت کیا تھا۔ مدائن بصرہ واسطہ۔ موصل خراسان دے جرجان کے علاوہ حضرت
کوفہ کے ۱۵ ہزار اشخاص تھے یوسف ثقفی کے مقابلہ میں یہ سب لوگ امام کو چھوڑ کر بھاگ
گئے۔ امام زید شہید نے فرمایا رَفَضُوْنَا الْيَوْمَ اسی دن سے رافضی کا لفظ نکلا ۱۵ صفر
سنہ ۱۲۱ھ میں زخم تیر سے شہید ہوئے ان کے چار فرزند تھے یحیٰ جو ۱۸ سال کی عمر میں
فوت ہوئے ایک دختر ان کی یادگار تھیں حسین ذی الدمعہ نے سنہ ۱۲۵ھ میں وفات
پائی نسل کثیر باقی ہے۔ عیسیٰ مؤتم الاشبال کی نسل سے چار فرزندان احمد۔ زید۔ محمد

عمر ۶۵ سال
وفات سنہ ۱۴۸ھ
میں ہوئی ۱۲ جوتحقیق
ہے چھ فرزندان
تھے ۱۲ جو تحقیق
ہے کسی شخص
نے منصور
عباسی خلیفہ
وقت کے پاس
حضرت جعفر
صادق پر بہتان
باندھا جب
وہ شخص اور
حضرت جعفر
روبرو خلیفہ
وقت کے
حاضر ہوئے
حضرت جعفر
نے کہا کہ

حسین عصارہ سے جاری ہے۔ سادات بارہ و بلگرام کا نسب اسی نژاد عالی سے ہے،
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم محمدؒ سے نسل جاری ہے عمر الاشرف بن امام زین العابدینؓ اس کی
نسل علی الاصغر سے جاری ہے ان کے تین فرزند قاسم۔ عمر البحتری ابو محمد الحسن سے نسل کثیر
جاری ہے حسین الاصغر بن امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کی والدہ ساعدہ
ام ولد ہے ۱۵۷ھ میں وفات پائی بقیع میں دفن ہیں عبداللہ، عبیداللہ الاعرج علی، ابو محمد الحسن
سلیمانؒ سے نسل کثیر باقی ہے۔ علی الاصغر بن زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کی نسل
حسین افطسؓ سے جاری ہے افطس کی نسل علی الحوری عمر، حسین، حسن مکفوف، عبداللہ
الشہید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جاری ہے۔

امام محمد باقر بن زین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نام نامی محمد باقر۔ لقب ابوجعفر
کنیت ہے عبداللہ الباہرؓ کے برادر شفیق ہیں باقر العلوم وافر الحکم جلیل القدر تھے ان کی مرویات
صحاح وسنن میں ملتی ہیں۔ واقعہ کربلا میں تین سال کے تھے۔ ان کی نسل صرف امام جعفر
صادقؓ سے جاری ہے ان کی والدہ ام عبداللہ بنت امام حسنؓ ہیں۔

امام جعفر صادق بن امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جعفر نام صادق لقب ابو
عبداللہ کنیت ہے ان کی والدہ ماجدہ ام فروہ ہیں جو کہ حضرت ابوبکر صدیق کے پوتے
قاسم الفقیہؓ کی بیٹی ہیں ام فروہ کی والدہ اسما بنت عبدالرحمن بن ابی بکر بن الصدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہم ہے اس لئے امام جعفرؓ فخراً فرمایا کرتے تھے۔ وَلَدَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ مَرَّتَیْنِ یعنی مجھے
ولادت میں ابوبکر سے دوہرے واسطے ہیں۔ وافر العلوم کثیر الفیوض تھے صحاح وسنن میں ان
کی مرویات وفتاوی موجود ہیں ولادت ۸۳ھ میں اور وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی بقیع میں مدفون
ہوئے ان کے پانچ فرزند ہیں۔ موسیٰ کاظم، اسماعیل، علی العریضی، محمد المامون، اسحٰق رضی اللہ
تعالیٰ عنہم سب سے نسل جاری ہے (۱) اسمٰعیل بڑے فرزند ہیں ان کی نسل محمد اور علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے جاری ہے علی ملقب ضیاء الدین کے سلسلہ نسب میں مخدوم سید
علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

۲۔ علی العریضی بن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسل چار فرزندان محمد،
احمد الشعرانی، حسن، جعفر الاصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جاری ہے اور خلق کثیر موجود ہے

۳۔ محمد المامون یا محمد دیباج نے دعوی خلافت کا کیا مامون الرشید نے ان

کو گرفتاری کے بعد معاف کر دیا تھا ان کی نسل علی الخارجی، قاسم حسین سے جاری ہے، اکثر مصر میں پائے جاتے ہیں۔

۴۔ اسحاق بن جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا لقب مؤتمن ابو محمد کنیت ہے۔ امام موسیٰ کاظمؓ کے برادر شفیق ہیں شیعہ کا ایک فرقہ ان کو امام مانتا ہے ان کی نسل محمد حسن حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ تین فرزندان سے جاری ہے

۵۔ امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا موسیٰ نام کاظم لقب ابو الحسن اور ابو ابراہیم کنیت تھی ان کی والدہ ماجدہ کا نام حمیدہ ہے جو ام ولد تھیں ولادت ۱۲۸ھ مقام ابوا میں اور وفات ۶ رجب ۱۸۳ھ بمقام بغداد میں ہوئی ہے یہ (۲۳) پسران اور ۲۷ دختران کے والد ہیں۔ فرزندان نرینہ میں سے (۵) عبدالرحمٰن[1] عقیل[2] رضؓ، قاسم[3] رضؓ یحییٰ[4] رضؓ، داؤد[5] رضؓ لاولد تھے اور (۳) سلیمان[6] رضؓ، فضل[7] رضؓ، احمد[8] رضؓ کی اولاد صرف دختری تھی اور (۵) حسین[9]، ابراہیم[10] الاکبر، ہارون[11]، زید[12]، حسن[13] رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی اولاد کے متعلق علماء کا نسب میں اختلاف ہے اور علی[14]، ابراہیم[15] الاصغر، عباس[16] اسماعیل[17]، محمد[18]، اسحاق[19]، حمزہ[20]، عبداللہ[21]، عبیداللہ[22]، جعفر کی نسل جاری ہے اختصاراً تفصیل چھوڑ دی گئی ہے۔ خواجہ بزرگ سلطان الہند سید معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ اجمیری المتوفی ۶ رجب ۶۳۲ھ حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی اولاد میں سے ہیں۔

امام علی الرضاء بن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا اصلی نام رضا لقب ابو الحسن کنیت ہے ولادت ۱۴۸ھ میں وفات بماہ صفر ۲۰۳ھ میں بعمر ۵۵ سال مزار مشہد مقدس میں ہے ان کی نسل صرف محمد الجواد سے جاری ہے۔

امام محمد الجواد وہو النقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن امام علی الرضاء کا نام محمد لقب جواد کنیت ابو جعفر ہے ولادت رمضان ۱۹۵ھ میں وفات آخری ذیقعدہ ۲۲۰ھ بعمر ۲۵ سال انتقال فرمایا۔ علی الہادی اور موسیٰ البرقع رضؓ سے نسل جاری ہے۔ موسیٰ البرقع کی نسل ان کے فرزند احمد رضؓ سے جاری ہے۔ مضافات لکھنؤ و خیر آباد میں نسل پائی جاتی ہے۔

امام علی النقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن محمد الجواد کا نام علی اور عسکری لقب ہادی و نقی علم اور ابو الحسن کنیت ہے بعمر ۴۱ سال ۶ ماہ میں وفات پائی ولادت نصف

ذی الحجہ سنہ ۲۱۲ھ میں اور وفات ۲۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۲۵۴ھ میں ہوئی ان کی نسل ابو عبید
ابو عبید اللہ جعفر کذاب اور حسن عسکری سے جاری ہے کذاب کا لقب اس لیئے ہوا کہ امام
حسن عسکری کے بعد خود امام ہونے کا دعویٰ کیا تھا ان کی اولاد ان کو جعفر تواب کہتی ہے
اور اپنے آپ کو رضوی کہلاتے ہیں۔ ابو عبداللہ کی کنیت ابو کریں بھی ہے ان کی وفات سنہ ۲۷۱ھ
میں ہے اور ان کی نسل ۶ فرزندان سے جاری ہے۔ اسمٰعیل حریف، یحییٰ[2] الصوفی، ہارون[3]
علی[4] المختار، ادریس[5]، طاہر[6] اول دو کی اولاد مصر میں پائی جاتی ہے اور ہارون کی اولاد میں
سے سادات امروہہ ہیں علی المختارؒ کی اولاد سے سادات بکھر ہیں حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴ ربیع الاول سنہ ۶۳۵ھ اسی شاخ سے ہیں محمد نازک
اور سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہا نزیل سندان ہی علی المختار کی اولاد سے ہیں اور
یٰسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل قاسم سے جاری ہے اولاد قو اسم کہلاتے ہیں۔

امام حسن عسکری بن علی النقی رحمۃ اللہ علیہما کا نام حسن اور عسکری لقب اور
ابو محمد کنیت ہے ۰ ۱ سال کی عمر میں ۸ ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ میں وفات پائی اور ولادت
بماہ رمضان سنہ ۲۴۲ھ میں ہے والدہ ماجدہ کا نام حدیث ہے جو ام ولد ہیں ایک فرزند محمد
المہدی نصف شعبان سنہ ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے بعمر چار سالہ غائب ہو گئے تھے فرقہ
اثنا عشریہ کے نزدیک یہی مولود سعید امام منتظر و امام زمان مہدی دوران کے لقب
سے ملقب ہیں۔ اللھم صل وسلم وبارک افضل صلوٰتک وسلامک
وبرکاتک عدد معلوماتک ورضی نفسک علی سیدنا محمد وآلہ وازواجہ
واصحابہ وصحابیاتہ واخوانہ ورفقائہ واتباعہ وسلم دائما ابداً امن
الصلوۃ والسلام والبرکتہ افضلھا واکملھا وادومھا آمین کلہ من
سیرت رحمۃ للعالمین۔

تفصیل اولاد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کرام ذکر اہل بیت نبوی علیہ علیٰ
آلہ الصلوٰۃ والسلام میں گزر چکا ہے اب اولاد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا
جاتا ہے کہ دنیا میں اب فقط پانچ فرزندان سے نسل جاری ہے امام حسن، امام حسین، محمد

حنیفہ، عباسؒ، عمرا طرافؒ، عباسؒ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
میدان کربلا میں علمبردار امام ہمام تھے ان کا خطاب سقائے اہل بیت بھی ہے (۳۴) سال
کی عمر میں شہید ہوئے ان کا بیٹا عبداللہ اور عبداللہ کا بیٹا حسن اور حسن کے پانچ بیٹے ہیں
عبیداللہ قاضی الحرمین کا بیٹا عبداللہ اور عبداللہ کے دو بیٹوں میں سے ہارون کی اولاد بنو
ہارون کہلاتے ہیں اور دوسرے داؤد الاکبر کی اولاد بنو ہدہد کے نام سے مشہور ہیں اور یمن
میں موجود ہیں۔ عباسؒ الفصیح شاعر اور ہارون الرشید کا مقرب تھا بعض نساب کہتے ہیں
کہ صرف عبداللہ بن عباس الفصیح کی نسل سمرقند میں رہ گئی۔ حمزۃؒ الاکبر کی کنیت ابو القاسم
تھی ان کا چہرہ مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک کے مشابہ تھا مامون نے اسے
لاکھ روپیہ دیا تھا ان کے فرزند علی اور علی کا فرزند محمد نسل سے جاری ہے ابراہیمؒ جرو قد ادیب
و فقیہہ امام تھے ان کے تین فرزند حسن محمد علی ہر ایک سے نسل جاری ہے فضل کے تین بیٹے ہیں
جعفر سے فضل سے نسب جاری ہے۔ عباس الاکبر کے چار فرزندوں سے نسل جاری ہے عباس
الاکبر کے چار فرزندوں سے نسل جاری ہے۔ محمد کے بیٹے ابو فضل الشاعر سے نسل جاری ہے۔

عمر اطراف بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما عباس کے برادر حقیقی ہیں (۷۷) سال کی عمر
میں وفات پائی بعض نے کہا کہ مصعب بن زبیر کی طرف سے مختار ثقفی کے ساتھ جنگ کرتے
ہوئے شہید ہوئے ان کے فرزند عمر ہیں اور عمر کے بیٹے محمد کے چار فرزند ہیں۔ عبداللہ کے چار
احمد، محمد، عیسیٰ المبارک عیسیٰ الصالح ہیں ان میں محمد کے بیٹے قاسم ملقب ملک طالقان کی نسل
ملتان میں پائی جاتی ہے اور باقی سب کی نسل جاری ہے۔ عبیداللہ کا بیٹا علیب کا بیٹا علی سے
بغداد اور نواحی میں نسل جاری ہے عمرؒ کا بیٹا ابو اسمٰعیل کی نسل بلخ خراسان میں ہے اور دوسرا
بیٹا ابراہیم ابو الحسن ہے یہ ہر سہ فرزند یعنی عبداللہ و عبیداللہ و عمر از بطن خدیجہ بنت امام زین العابدین
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ جعفر از بطن ام ولد ہیں۔

ابو القاسم محمد حنیفہ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ خولہ ملقب حنفیہ قبیلہ حنیفہ
بن لجیم سے ہیں اس قبیلہ نے عہد صدیقی میں ارتداد کیا تھا یہ جنگ میں اسیر ہو کر آئیں اور حضرت
علی مرتضیٰ کو ملیں ان کا بیٹا محمد بن علی ۲۲ھ خلافت فاروقی کے ۲۲ھ میں پیدا ہوئے اور یکم
محرم ۸۱ھ کو انتقال فرمایا ان کے زہد ریاضت اور زور و قوت کی حکایات مشہور ہیں لشکر
مرتضیٰ کے علمبردار بھی ہوا کرتے تھے۔ شیعہ کے ایک فرقہ کا اعتقاد ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے بعد امامت ان کو ملی اور ایک فرقہ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ بعد حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ امامت ان کو ملی ہے اور ہر دو کا اعتقاد ہے کہ آئندہ امامت ان کی نسل میں چلیگی۔ مختار ثقفی جس نے قاتلان حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سخت سخت انتقام لیئے انہی کا مختار تبلایا کرتا تھا۔ ابن الحنفیہ کا غلام کا کیسان ہے وہ بھی ایک فرقہ کا امام ہے کیسانیہ کا اعتقاد ہے کہ محمد بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ کوہ رضوی میں رہتے ہیں۔ بشیر و پلنگ ان کے پہرہ دار ہیں قرب قیامت میں مہدی کے لقب سے وہی ظہور پذیر ہوں گے محمد حنفیہ بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما اولاد کی تعداد ۲۴ ہے جن میں ۱۴ نرینہ فرزند ہیں تین سے نسل جاری ہے ابو ہاشم کا بیٹا عبد اللہ بزرگ تابعین سے اور جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم یوم الحرہ کو شہید ہوئے ان کی کثیر اولاد موجود ہے اور تیسرے علی بن محمد بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا بیٹا ابو محمد جس کا بیٹا علی کی کثیر اولاد موجود ہے۔ ابو محمد اور علی ہر دو کو امام مانتے ہیں۔ باقی فرزندان حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہٗ عبد اللہ عون یحییٰ و عمر فرزند جلیلہ وغیرہ کے حالات نہیں ملے ان کی اولاد کو علوی بھی کہتے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین حمدا کثیرا طیباً و صلی اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و ازواجہ و اتباعہ اجمعین۔

تمت

نقشہ حالات نکاح و عمر حضور علیہ الصلوٰۃ و امہات المومنینؓ

نمبر شمار	نام ازواج مطہرات	سنہ نکاح	عمر ازواج وقت نکاح	مجموعہ عمر	سنہ وفات	مقبرہ	مدت خدمت	حضور صلعم کی عمر وقت نکاح
۱	حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ	سنہ ۲۵ میلاد النبی صلعم	۴۰ سال	۶۵ سال	سنہ ۱۰ نبوت	مکہ معظمہ	۲۵ سال تقریباً	۲۵ سال
۲	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	سنہ ۱۰ نبوت بعد وفات خدیجہ رضؓ	۵۰ سال	۷۲ سال	سنہ ۱۹ ہجرت	مدینہ منورہ	۱۴ سال	۵۰ سال
۳	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا	نکاح سنہ ۱۰ نبوت اور زفاف سنہ ۲ ہجرت	۹ سال	۶۳ سال	سنہ ۵۷ھ یا سنہ ۵۸ھ ۱۷ رمضان بلیلۃ الثلثاء	مدینہ منورہ	۹ سال	۵۴ سال
۴	حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا	سنہ ۳ شعبان	۲۲ سال	۵۹ سال	سنہ ۴۱ جمادی الاولیٰ	مدینہ منورہ	۸ سال تقریباً	۵۵ سال
۵	حضرت ام سلمہ رضؓ	سنہ ۴ھ وقیل سنہ ۵ھ	۲۴ سال یا ۲۰ سال	۸۰ سال یا ۸۴ سال	سنہ ۵۹ یا سنہ ۶۰ھ	مدینہ منورہ	۷ سال یا ۸ سال	۵۶ سال یا ۵۵ سال

نمبر شمار	نام ازواج مطہرات	سنہ نکاح	عمر ازواج وقت نکاح	مجموعہ عمر	سنہ وفات	مقبرہ	مدت خدمت	حضور صلعم کی عمر وقت نکاح
۶	حضرت زینب بنت جحش رض	سنہ ۵ھ	۳۶ سال	۵۱ سال یا ۵۲ سال	سنہ ۲۰ھ یا سنہ ۲۱ھ	مدینہ منورہ	۷ سال یا ۸ سال	۵۶ سال یا ۵۵ سال
۷	حضرت جویریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا	سنہ ۵ھ	۲۰ سال تقریباً	سنہ ۶۵ سال وقیل ۷۰ سال	سنہ ۵۶ھ	؍؍	۷ سال	۵۶ سال
۸	حضرت زینب رض	سنہ ۳	۳۰ سال	۳۰ سال	سنہ ۳ھ	؍؍	۳ ماہ	۵۵ سال
۹	حضرت ام حبیبہ رض	سنہ ۶	۳۶ سال	۷۲ سال	سنہ ۴۲ھ	؍؍	۶ سال	۵۷ سال
۱۰	حضرت صفیہ رض	سنہ ۷	۱۷ سال	۵۰ سال	سنہ ۵۰ھ رمضان	؍؍	تقریباً ۳ سال	۵۹ سال
۱۱	حضرت میمونہ رض	سنہ ۷ھ ذیقعدہ	۳۶ سال	۸۰ سال تقریباً	سنہ ۶۱ھ وقیل سنہ ۵۱ھ	سرف قریب	۴ سال یا ۳ سال	۵۹ سال

نقشہ عمود نسب نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آبائہ وعلیٰ اتباعہ وسلم
وانساب امہات المومنین کا اتصال ۱۲

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ان چار عورتوں میں شمار ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ ازواجہ وسلم نے تمام دنیا وآخرت کی عورتوں سے برگزیدہ فرمایا ہے جاہلیت میں اس کا لقب طاہرہ تھا سب امرد وعورت

-	-	-	۲۰	معد بن عدنان	.	.	.	.	.
-	-	-	۱۹	نزار	-	-	-	-	-
-	-	-	۱۸	مضر	...	...	-	-	-
-	-	-	۱۷	الیاس	-	-	-	غیلان	-
-	-	-	۱۶	مدرکہ	-	-	-	قیس	-
-	-	-	۱۵	خزیمہ	-	-	-	خصفہ	-
-	-	-	۱۴	کنانہ	-	-	-	عکرمہ	-
-	-	-	۱۳	نضر	-	-	-	منصور	-
-	-	-	۱۲	مالک	-	-	-	ہوازن	-
-	-	-	۱۱	فہر	-	-	-	بکر	-
-	-	-	۱۰	غالب	-	-	-	معاویہ	-

عدی	----	----	۹	لوی	----	...	اسد	صعصعہ	-
زراح			۸	کعب	..	عامر	دودان	عامر	-
قرط	تیم	----	۷	مرہ	:	حل	غنم	ہلال	-
عبداللہ	سعد		۶	کلاب	ابویقظہ	مالک	کبیر	عبداللہ	-
رباح	کعب		۵	قصی	مخزوم	نصر	مرۃ	رویبہ	
عبدالعزی	عمرو		۴	عبدمناف	عمر	عبدود	صبیرہ	ہزم	عبدشمس
نفیل	عامر	عبدالعزی	۳	ہاشم	عبداللہ	عبدالشمس	یعمر	بجیر	امیہ
خطاب	ابوقحافہ عثمان	اسد	۲	عبدالمطلب	مغیرہ	قیس	رباب	حزن	حرب
عمرؓ	ابوبکرؓ عبداللہ	خویلد	۱	عبداللہ	ابوامیہ	زمعہ	جحش	حارث	ابوسفیان صخر
حفصہؓ	عائشہؓ	خدیجہؓ		محمد رسول اللہ صلعم	ام سلمہؓ	سودہؓ	زینب	میمونہؓ	ام حبیبہؓ

سے پہلے اسلام میں داخل ہوئی ہیں جب حضور صلی علیہ وآلہ وسلم مشکلات نبوت پر غور کرتے یہ فرمایا کرتے لقد خشیت علی نفسی یعنی مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے۔ تو حضرت خدیجہ رضؓ ہی نے تسلی کی اور مزید اطمینان کے لئے

چچیرے بھائی نوفل کے پاس لے گئیں اور نوفل رحمۃ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ وہی ناموس اکبر ہے یعنی جبرئیل علیہ السلام ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر آیا تھا کذا فی البخاری اس کا نکاح اول عتیق بن عائذ مخزومی سے ہوا تھا اس سے جاریہ پیدا ہوا دوسرا نکاح ابو ہالہ ہند بن نباش سے ہوا جس سے ہالہؓ طاہرؓ ہندؓ پیدا ہوئے یہ تینوں صحابہ رضؓ ہیں ہالہ کے فرزند کا نام ہند تھا وہ اپنے باپ سے روایت بھی رکھتے ہیں اور طاہر بن خدیجہؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو حضور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام دائماً نے ایک ربع یمن کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ وفات نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد یہ ہی قبائل سب سے پہلے مرتد ہوئے تھے طاہر نے بحکم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بمعیت مسروق بن الاجدع لشکر کشی کی اور فتح عظیم حاصل ہوئی اور ہند بن خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ربیب (پروردہ) ہیں جنگ جمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جانب تھے اور وہیں شہید ہوئے اور یہ ہی وصاف النبی مشہور تھے پھر تیسرا نکاح حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ بدرخواست حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہی کے ہوا بعدہٗ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فکر معیشت سے فارغ ہو کر ذکر و فکر ربانی میں ہمہ تن مصروف ہوئے اولاد پاک حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ذکر گذر چکا ہے۔

حضرت سودہ رضی ان کی والدہ شموس بنت قیس ہے اور قیس برادر سلمی زوجہ ہاشم جدا النبی صلعم ہے گویا حضرت سودہ کی ننھیال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب ننھال تھے یہ خاتون سکران بن عمرو بن عبدود کے نکاح میں تھیں یہ پہلے ایمان لائیں بعدہ ان کی ترغیب سے سکران بھی مشرف باسلام ہوا۔ پھر اپنے خاوند کے ساتھ مع اپنی والدہ کے ہجرت حبش کی کی تھی۔ حبش میں سکران کا انتقال ہوا سلہ نبوت میں بعد از وفات خدیجہ رض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کا نکاح ہوا انہوں نے چند سال بعد اپنا وقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو دیدیا حضرت سودہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا محاسن اخلاق و مکارم افعال میں ابتدا ہی سے معروف تھیں ان سے پانچ احادیث مروی ہیں ایک بخاری میں اور چار سنن میں آخر خلافت حضرت عمرؓ میں وفات پائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا صدیقہ بنت صدیق طیبہ زوج طیب حبیب اللہ الارض والسماء ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں ان کی ماں کا نام ام رومان زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہے جس کا سلسلہ نسب نبوی میں کنانہ کو جا ملتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا وعنا کا شان بیان سے باہر ہے ان ہی کی پاکی میں سورۂ نور کی بہت سی آیتیں اتریں اور ان کو طیبہ ٹھیرایا اور ان ہی کے لحاف میں وحی اترتا تھا ان ہی کی محبت کے لیے حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے سیدہ نساء العالمین فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو حکم فرمایا تھا۔ رواۃ مسلم اور آیت تیمم ان کے باعث نازل ہوئی ۱۲ ... ی ... کرمؐ نے آیت اختیار پہلے انہی کو سنائی تھی اور انہوں نے بیشتر سب سے اللہ و رسول اور آخرت کو اختیار کیا رواۃ البخاری معانی قرآن شریف و احکام حلال و حرام و اشعار عرب و علم انساب میں فائق تھیں ۱۲ مدارج النبوۃ علم نبوت کی اشاعت ان ہی سے بیشتر ہوئی دو ہزار دو سو دس حدیثیں ان سے مروی ہیں فتاوی شرعیہ اور حل مشکلات علمیہ و بیان روایات عربیہ اور واقعات تاریخیہ ان کے علاوہ ہیں۔ جنگ جمل میں ان سے شریک ہونے کی غلطی ہوئی جنگ کے خاتمہ کے بعد فرماتی ہیں کہ میری اور علیؓ کی شکر رنجی ایسی ہے جیسے عموماً ساوج اور دیور میں ہو جایا کرتی ہے حضرت علیؓ نے فرمایا بخدا یہی سچی بات ہے اور یہ واقعہ جنگ حادثۂ اتفاقیہ تھا ہر ایک فریق یوں ہی سمجھتا تھا کہ ابتدا دوسری جانب سے ہے اور مدافعت کا حملہ ہوا ۱۲ کتاب الفصل فی الملل جزو چہارم صفحہ ۱۵۸ مطبوعہ مصری حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی ماں ام رومان کا انتقال رمضان سنہ ۶ھ میں ہوا نبی صلعم ان کی قبر میں
خود اُترے تھے حضرت عائشہ نے ۶۳ سال کی عمر میں ۱۷ رمضان سنہ ۵۷ھ کو مدینہ میں وفات پائی
اور جنت البقیع میں استراحت فرمائی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضرت عمر فاروق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیٹی ہیں پہلے خنیس بن حذافہ بن قیس بن عدی السلمی کی منکوحہ تھیں خنیس رضؓ
سابقین رضؓ مہاجرین میں سے ہے ہجرت حبشہ بعدہ ہجرت مدینہ طیبہ کی بدر و احد میں حاضر ہوئے
اور جنگِ احد میں زخمی ہو کر مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ بعد ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
حفصہ رضؓ سے نکاح فرما لیا ولادت حضرت حفصہ رضؓ پانچ سال قبل از بعثت ہے مرویات حضرت
حفصہ رضؓ کل ۶۰ ہیں عبد اللہ بن عمر رضؓ انکے برادرِ شفیق ہیں حضرت عمر رضؓ کی نسل سے خواجہ فرید الدین گنج شکر
و مجدد الف ثانی و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ ابو الخیر و ضیا معصوم نزیل چار باغ کابل وغیرہم رحمہم
اللہ تعالےٰ و آئمہ ہیں ام المساکین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جاہلیت میں
ان کا لقب ام المساکین تھا ان کا نکاح اول طفیل سے دوسرا عبیدہ سے ہوا یہ دونوں حضور
اکرمؐ کے عمزادہ بھائی ہیں ان کا تیسرا نکاح عبد اللہ بن جحش سے جو کہ حضور اکرمؐ کے عمہ زادہ بھائی
ہیں ہوا تھا جنگِ اُحد میں شہید ہوئے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکاح ہوا دو یا سہ ماہ
زندہ رہیں ماں کی جانب یہ ام المومنین میمونہ رضؓ کی بہن ہیں حضرت ام سلمہ رضؓ یہ نہایت قدیم
الاسلام ہیں ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کی منکوحہ
تھیں یہ حضور کے برادر رضاعی ہیں اور ان کی والدہ برہ بنت عبد المطلب حضور اکرم کی
حقیقی پھوپھی تھیں ام سلمہ رضؓ نے اول ہجرت حبشہ کو کی پھر معہ شوہر مکہ شریف واپس ہوئیں
پھر مکرر ہجرت پر ابو سلمہ کے گھر والوں سلمہ کو روک لیا اور ام سلمہ کو بھی نہ جانے دیا سال
روتی رہیں عثمان بن طلحہ کلید بردار حرم کو اس کی بیکسی پر رحم آیا مدینہ منورہ کے قریب پہنچا
کر واپس چلا گیا۔ ابو سلمہ جنگِ بدر میں شریک ہوا اور جنگِ احد میں زخمی ہو کر جمادی الآخر
سنہ ۳ھ میں وفات پائی (انا للہ الایہ) بعدہ حضور صلعم نے ام سلمہ رضؓ سے نکاح کر لیا اور ان
کے بچے عمر و سلمہ اور لڑکیاں زینب و درہ زیر تربیت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے عمر ابن
ابو سلمہ سنہ ۲ میں پیدا ہوئے تھے حضرت علیؓ کی جانب سے فارس اور بحرین کے حاکم
رہے سنہ ۸۳ھ میں وفات پائی سلمہ ابن ابی سلمہ کے ساتھ امامہ بنت امیر حمزہ رضؓ کا نکاح کر دیا
عبد الملک کے عہد میں وفات پائی زینب بنت ابی سلمہ کا نکاح عبد اللہ بن زمعہ بن الاسود

الاسدی سے ہوا بہت فقیہ تھیں یوم الحرہ ان کے دونوں بیٹے مارے گئے حضرت
ام المومنین ام حبیبہ رضؓ کا نام رملہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قصی ہے۔
ان کی ماں صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ ہے ان کا شوہر اول عبید اللہ بن جحش تھا عیسائی
بن گیا تھا اور مر گیا پھر ملک حبشہ نجاشی رحؓ نے چار سو دینار مہر پر نکاح حضور صلعم کا پڑھا اور
واپس مدینہ شریف بھیجی ۴۴ھ میں وفات پائی مرویات کتب میں کل ۶۵ احادیث ہے ان
کے سگے بھائی یزید الخیر ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ علاتی بھائی ہیں ام المومنین
زینب بنت جحش رضؓ ان کی والدہ امیمہ بنت عبد المطلب حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی پھوپھی
ہیں یہ پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے نکاح میں تھیں زید رضؓ نے طلاق دی جن کا قصہ
قرآن شریف میں ہے پھر رسم ضالہ کے دفع کرنے کے لئے حضور اکرم صلعم سے نکاح ہوا۔
ام المومنین جویریہ رضؓ غزوہ مریسیع میں اسیر ہو کر آئیں ان کی پہلی شادی مسافح بن صفوان مصطلقی
سے ہوئی یہ حارث بن ابی ضرار سید قوم کی بیٹی تھی مرویات احادیث جملہ ہیں ام المومنین
صفیہ بنت حی بن اخطب بن شعبہ سبط ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہیں رضی اللہ تعالےٰ
عنہا ان کا پہلا نکاح کنانہ بن ابی العقیق سے تھا وہ جنگ خیبر میں مارا گیا یہ اسیر ہو کر آئیں
پھر حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے نکاح ہوا مرویات ۹ حدیث ہیں حضرت ام المومنین
میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا یہ پہلے ابی رہم بن عبد العزیٰ کے نکاح میں تھیں اس سے پیشتر
حویطب بن عبد العزیٰ کے نکاح میں تھیں ۷ھ میں بیوہ ہو گئیں پھر حضور صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وعلی ازواجہ وعلی اولادہ واتباعہ وسلم سے نکاح ہوا مرویات ۷۶ ہیں تمت الحمد للہ
رب العالمین حمد کثیرا طیبا۔ سہ

فصلی علیک بالتسلیم — متحفا عند حضرت الصمد
بعداد الرمال والانفاس — والنبات الکثیر منتقد
وعلی الآل کلھم ابداً
بالغا عند منتہی الامد

الملتجی الی اللہ عبد اللہ عفی عنہ اللہ وعن والدیہ ومعلمیہ وعن امۃ
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ واتباعہ وسلم